يد الله على الجماعة (ترمذی) لا جماعة الا بامارة (دارمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ تنظیمِ اہلِ حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث گروپ کا خصوصی ترجمان

بانی: محدث حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

بانیان: حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ، حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 24 | جمعۃ المبارک 20 تا 26 جون 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

قتل اولاد کی ممانعت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم ہی تمھیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی اور بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ۔'' (الانعام: 151) دوسرے مقام پر فرمایا: اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ ''بلاشبہ آپ کا پروردگار جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور انھیں دیکھ رہا ہے۝ اور مفلسی کے اندیشہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، انھیں اور خود تمھیں بھی رزق ہم دیتے ہیں انھیں قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔''

مذکورہ بالا آیات کریمہ میں درج ذیل باتوں کا حکم دیا ہے کہ اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کرو، بے حیائی کے قریب نہ جاؤ اور کسی کا ناحق خون نہ کرو۔ انسان کے رزق میں کمی و بیشی کرنے کا اختیار اللہ ذوالجلال کے ہاتھ میں ہے کسی مخلوق کے بس کی بات نہیں اور نہ ہی کوئی کسی کا رزق روک سکتا ہے کیونکہ اللہ نے جو رزق کسی کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ ہر حال میں اُسے مل کر ہی رہنا ہے چاہے کوئی لاکھ جتن کر لے کیونکہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ''یہ تو اللہ کا فضل ہے جس پر چاہے کرے، اس لیے انسان کو اللہ کی رحمت و فضل سے مایوس ہو کر اپنی اولاد کا قتل نہیں کرنا چاہیے یہ ایک کبیرہ گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمیدی کے مترادف ہے جبکہ اُس کی بے پایاں رحمت سے اظہار مایوسی کرنا کفر ہے۔ یاد رہے اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل کرنا دراصل اللہ ذوالجلال کی صفت رزاقیت پر عدم اعتماد اور اس کا صریحاً انکار ہے۔

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ ''حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپ سے آگے بڑھ گئی، جب میرا وجود بوجھل (بھاری) ہو گیا تو آپ مجھ سے بڑھ گئے تو آپ نے فرمایا: یہ اس پہلی دوڑ کا بدلہ ہے'' (ابوداود کتاب الجهاد باب فی السبق علی الرجل ص 453 رقم الحدیث: 2578)

اسلام نے انسانوں کے درمیان اعتماد کی فضاء پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے کیونکہ جب لوگوں میں باہمی اعتماد کی فضاء پیدا ہو گئی تو انسانیت کا دشمن اپنے مذموم ارادوں میں کامیاب نہیں ہوگا اور انسانیت ترقی کی منازل طے کرتی چلے جائے گی۔ باہمی اعتماد ہی انسان کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے کی طرف راغب کرنے اور نفرت سے روکتا ہے، اسی اعتماد ہی کی بدولت خاندانی نظام مربوط اور مضبوط بنیادوں پر استوار ہوتا ہے وہ اعتماد میاں بیوی کے درمیان ہو یا عام لوگوں کے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں ہے کہ آپ اپنی ازواج کے ساتھ اعتماد کی فضاء کس طرح پیدا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ ان کے ساتھ پیدل دوڑ میں بعض اوقات مقابلہ کرتے، ایسے معاملات سے زوجین کے درمیان باہمی اعتماد کی فضاء پیدا ہوتی ہے اور غلط فہمیاں جنم لینے کی بجائے ختم ہو جاتی ہیں اور یہ طرز عمل اختیار کرکے عامۃ الناس کو آپس میں باہمی اعتماد پیدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ ہجرت کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرما کر باہمی اعتماد کی فضاء پیدا کی تھی جس کی وجہ سے وہ آپس میں حقیقی بھائیوں سے زیادہ محبت کرنے لگ گئے جس کی نظیر تاریخ اقوام میں ملنی محال ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عبدالرحمن بن عوفؓ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ حضرت سعد بن ربیعؓ بہت دولت مند تھے انھوں نے عبدالرحمن بن عوفؓ کو کہا میں مالدار ہوں اور میں اپنا نصف مال آپ کو دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں ان میں سے جو آپ کو پسند ہو میں اُسے طلاق دے دوں گا، اس کی عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کرلیں۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا اللہ تعالیٰ تمھارے مال اور اہل میں برکت کرے، مجھے بازار دکھلا دو پھر وہ (عبدالرحمن بن عوفؓ) اس وقت تک بازار سے واپس نہیں آئے جب تک نفع کچھ گھی اور پنیر بچا نہیں لیا۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب المناقب الانصار باب اخاء النبی بین المہاجرین والانصار ج 15 ص 69 رقم الحدیث: 3781)

(بقیہ ص: 22)

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ الاعراف 7
اہمیت نماز 10
اسلام میں سنت کا مقام 14

زرتعاون

فی پرچہ.....10روپے
سالانہ.....500روپے
بیرون ممالک 200ریال (امریکی 50ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

جامعہ بنوریہ کراچی کا مضاربہ کے نام پر اربوں روپے کا فراڈ

اخبار اُمت کراچی نے 23 مئی تا 27 مئی 2014 تقریباً روزانہ نئی نئی تفصیلات کے ساتھ جامعہ بنوریہ کراچی میں ہونے والے مضاربہ کے نام پر اربوں روپے کی لوٹ مار شائع کی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق یہ معروف دینی درسگاہ جو کہ ایک مسلک اور ملک کی بڑی درسگاہ شمار کی جاتی ہے۔ یہاں پر عرصہ تقریباً آٹھ سال سے مضاربہ کے نام پر یہاں کے بلند نام اساتذہ رقوم کا لین دین کر رہے ہیں۔ ان کے ایجنٹ کے طور پر کام کرنے والے جو کہ مساجد کے آئمہ اور خطباء حضرات تھے۔ انھوں نے اسلام آباد، صوبہ خیبر پختونخواہ، گلگت، کراچی بالخصوص اور پورے ملک میں جہاں بھی کوئی شکار قابو میں آئے بالعموم جال میں پھنسا لیتے تھے۔

مولانا بدرالدین کے حوالے سے اخبار اُمت 26 مئی کی اشاعت میں سینکڑوں ارب روپے لوٹے جانے کا ذکر کیا ہے۔ 25 مئی کی اشاعت میں اسی اخبار نے مختلف مسالک کے علمائے کرام جن میں علامہ زبیر احمد ظہیر، پیر اعجاز ہاشمی، مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا شاہ عبدالعزیز، مولانا عبداللطیف خالد چیمہ نمایاں ہیں کی طرف سے مضاربہ سکینڈل کے کرداروں کو قرار واقعی سزا دینے، متاثرین کی رقوم واپس کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان علماء نے مہتمم مدرسہ مفتی نعیم صاحب کو جن کی آنکھوں کے سامنے آٹھ سال سے یہ کھیل جاری تھا اپنی پوزیشن واضح کرنے کے ساتھ ساتھ اس فعل کو مدارس اور علماء کی بدنامی کا سبب قرار دیا۔

قاری محمد حنیف نے کہا کہ اس فراڈ کا مسلک دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعض افراد کی عمر بھر کی پونجی بعض کی سرکاری ملازمت کے اختتام پر لاکھوں روپے کی گریجوایٹی، بعض عورتوں نے حلال منافع کے لالچ میں خاوندوں سے چوری چوری اپنے زیور بیچ کر رقوم جمع کرائی تھیں۔ اب فراڈ کی حقیقت سامنے آنے پر اکثر گھرانوں میں لڑائی جھگڑے شروع ہو چکے ہیں کیونکہ جس رشتہ دار نے اپنے

عزیز کو مشورہ دیا وہ اس سے واپسی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ جس بیوی نے خاوند سے چوری رقم جمع کرائی وہاں میاں بیوی کے درمیان نا چاقی اور لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ کئی بے چارے فراڈ کی خبر ملتے ہی عمر بھر کی کمائی کے لٹ جانے کے سوگ میں ہارٹ اٹیک کا شکار ہو کر راہی ملک عدم ہوئے۔

مفتی عبید جیسے لباس تقویٰ وطہارت میں 54 کروڑ ہضم کر گئے۔ مسلمان سود سے نفرت کرتا ہے کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھلی جنگ ہے اور پھر جامعہ بنوریہ پورے ملک میں دینی تعلیم وتربیت اور افتاء کے ضمن میں بہت اونچی ساکھ ہے، کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اتنی عظیم درسگاہ کے کرتا دھرتا اساتذہ، علماء اور مفتیان فراڈ بھی کر سکتے ہیں۔ ابتداء میں یہ لوگ ایک لاکھ روپے پر تیس ہزار روپے منافع دیتے تھے۔ دینی ذہن رکھنے والے لوگوں کا خیال تھا کہ سود کے حرام سے بھی بچ جائیں گے رقم بھی محفوظ ہے اور منافع بھی انتہائی معقول مل رہا ہے اس لیے لوگ پھنستے چلے گئے۔ اخباری رپورٹ کے مطابق اٹک کے 80 فیصد عوام نے رقوم جمع کرائی تھیں۔ اٹک کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے دو کروڑ روپے جمع کروائے گئے۔ پھر ان کے ایجنٹ علمائے کرام تھے جن پر لوگ اعتبار کرتے ہیں۔

لاہور کے خطباء اور دینی مدارس کے اساتذہ کو پانچ ہزار روپے فی شکار پر ایجنٹ بننے کی پیشکش کی گئی۔ جامعہ بنوریہ کے اساتذہ خوشحال ہو گئے تھے کہ انھوں نے مدرسہ سے تنخواہیں لینا بند کر دی تھیں اور کچھ طلباء اس قدر مالا مال تھے کہ اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے اساتذہ کی تنخواہ ادا کرنے کی پیشکش کرتے تھے۔ غرضیکہ جامعہ کے طلباء، اساتذہ، مالی، چوکیدار، باورچی تمام ملازمین اس بہتی گنگا میں ہاتھ دھوتے رہے۔ آٹھ سال کے بعد اب بھلا بھگت مہتمم کہہ رہا ہے کہ مجھے تو خبر ہی نہیں ہوئی جبکہ متاثرہ مرد وخواتین کہتے ہیں کہ آٹھ سال سے جامعہ بنوریہ بزنس سنٹر بنا ہوا تھا جہاں ہر وقت رقم لینے دینے والوں کا ہجوم رہتا تھا۔

واہ رے اتنے بڑے جامعہ کے نظم ونسق چلانے والے مہتمم صاحب آپ کو خبر ہی نہیں ہوئی کہ جامعہ میں کیا ہو رہا ہے؟ اب پورے ملک میں ایجنٹ خطباء، اساتذہ کی چھٹی کرا دی گئی ہے، ادھر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے جامعہ بنوریہ کے اساتذہ مفتی عبداللہ شوکت، ساجد محمود، مولانا عبدالوحید اور مولانا عبداللہ حنفی کو ملازمت سے فارغ کر دیا ہے۔ اسے کہتے ہیں "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری" متاثرین ایجنٹوں کو پکڑیں وہ تو مساجد ومدارس کی ملازمت سے فارغ ہو کر نامعلوم منزلوں کی طرف روانہ ہو گئے ہیں اگر جامعہ بنوریہ کا رُخ کریں تو مہتمم صاحب کا تقویٰ سے لبریز جواب کہ ان گنہگار اور مجرموں کو ہم نے قرار واقعی سزا دے دی، انھیں ملازمت سے فارغ کر کے جامعہ کو آب زمزم سے غسل دے دیا گیا ہے۔ لہٰذا اب تو تقویٰ ہی تقویٰ ہے تم اپنے مجرموں کو خود ڈھونڈو اور اب اس مقدس مقام کا رُخ نہ کرنا۔ لیکن مفتی صاحب متاثرین اس لباس تقویٰ میں بھی تم سے حساب مانگیں گے۔

سحر کے رُخ پہ ہے کس کس کا خون حساب تو دے
شب سیاہ کے پالے ہوئے جواب تو دے

وہ اساتذہ تو ممکن ہے اپنا حصہ بقدر جثہ لے کر ملک سے بھی فرار ہو چکے ہوں لیکن علی بابا لوگ ان چالیس کا نہیں بلکہ تمھارا گریبان پکڑیں گے یہاں تک کہ لٹنے والوں کی داستان رنج والم تھی۔ اب لوٹنے والوں کا طرز عمل ملاحظہ ہو۔ اگر کوئی دنیادار لوٹے تو مظلوم کو زبان بندی کے لیے دنیاوی انجام سے ڈرانے کی دھمکیاں دیتا ہے لیکن یہاں تو لوٹنے والے دین دار ہیں جو اخباری نمائندہ ان کے ظلم کی داستان لکھے جو مظلوم زبان

کھوٹے جو کوئی ان کی حمایت میں لکھے اُسے نہ صرف ہتک عزت کے دعویٰ، ہر جانے کے نوٹس کا خوف بلکہ اسے علماء اور مدارس کی توہین کرنے پر کفر تک کے فتوے بھی لگائے جاتے ہیں کیونکہ یہ ظلم دین کے ٹھیکیداروں نے کیا ہے اس لیے اس کے خلاف فریاد کرنے پر دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد۔ ٹھیکیدار صاحب یہ بھی فرما دیجیے کہ تقدیس کے پردے میں یہاں اور کیا کچھ ہوتا ہے۔

اس بازوئے قاتل کو چومو کس شان سے کاری وار کیا
مقتول یقیناً مجرم تھا کیوں حسن سے اس نے پیار کیا
اس جور کو سب نے دیکھ لیا جو تم نے سرِ بازار کیا
اس ظلم کو دنیا کیا جانے جو تم نے پسِ دیوار کیا

تم شب و روز اپنے خطابات، مواعظ و دروس میں یوم قیامت سے لوگوں کو ڈراتے ہو، تمھاری آنکھوں کے سامنے آٹھ سال تمھارے جامعہ کے اُستاد لوٹتے رہے، لوگ لٹتے رہے، تم جانتے بھی تھے، کیا تم نے لوگوں کو آگاہ کیا؟ مگر تمھاری اپنی کیفیت یہ تھی۔

ٹھکانے رہزنوں کے ہمیں معلوم ہیں سارے
مخبری ضرور کرتے جو نہ حصہ دار ہوتے

چاہیے تو یہ تھا کہ مہتمم صاحب ان اساتذہ اوران کے ایجنٹوں کو ملازمت سے فارغ کر کے خود فارغ ہونے کی بجائے ان کو خود حوالہ پولیس کرتے اور لوٹی ہوئی رقوم برآمد کرا کے متاثرین میں خود تقسیم کرتے۔ اس طرح ادارے کی بھی نیک نامی ہوجاتی اور آپ کی پوزیشن بھی صاف ہوجاتی۔ ان سب کو فارغ کر کے فرار ہونے کا موقع دے کر آپ نے متاثرین کے دلوں میں اپنے بارے میں یقین کی حد تک شکوک پیدا کر لیے ہیں۔ کسی کا کھایا ہوا جائز طریقے سے مال اگر دنیا میں نہیں دیا تو روزِ قیامت تو حساب دینا ہوگا۔

قریب ہے یارو روزِ محشر ہر ایک شے کا حساب دو گے
عوام سے جو کیا ہے تم نے خدا کے ہاں کیا جواب دو گے

''اخبار اُمت'' نے 26 مئی کے شمارے میں ایک شخص دوست محمد خان کے حوالے سے لکھا ہے کہ انھوں نے مولانا عبدالوہاب کو پچاس ہزار روپے دیے تھے جب انھوں نے رقم کی واپسی سے انکار کیا تو مفتی نعیم صاحب مہتمم جامعہ سے رابطہ کیا تو انھوں نے کہا کہ علماء کو اس طرح لوگوں کی رقم ناجائز طریقے سے نہیں کھانی چاہیے تو مفتی نعیم صاحب نے کہا کہ علماء کی گستاخی کر کے تم مرتد ہو چکے ہو۔ مفتی اس فتوے کے پیش نظر مضاربہ متاثرین ایکشن کمیٹی نے وفاق المدارس انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ جامعہ بنوریہ ٹاون کے مفتیان پر فتویٰ دینے کی پابندی عائد کی جائے۔

مولانا محمد حنیف جالندھری کا بیان ہے کہ فراڈ سے مسلک دیوبند کا کوئی تعلق نہیں، مولانا کا ارشاد بجا لیکن جب ملک کا اتنا بڑا مدرسہ جو اس مسلک کی پہچان ہے جب وہ اتنے بڑے فراڈ میں ملوث ہوگا تو کوئی چاہے یا نہ چاہے اس مسلک پر حرف تو آئے گا۔ اب یہ اکابرین دیوبند پر منحصر ہے کہ وہ معاملے کو اپنے ہاتھ میں لے کر لوٹنے والوں سے رقوم نکلوائیں یا متاثرین کی اشک شوئی کریں ورنہ مسلک تو بدنام ہوگا۔

جناب یہ صرف ایک مسلک ہی کی بدنامی نہیں بلکہ اسلام دشمن لوگ تو علماء کے اس کالے کرتوت کو لے کر اسلام کے پلڑے میں ڈالیں گے کیونکہ علماء نہ صرف وارثانِ انبیاء ہیں بلکہ منبر و محراب کی یہ زینت دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی کرنے والے ہیں۔ جب یہی لوگ گمراہی کا راستہ اختیار کر کے چور، ڈاکو، رہزن اور لٹیروں کا روپ دھار لیں گے اور پھر ہم خواہش کریں گے کہ ان علماء کے کرتوت ہمارے مسلک کو داغدار نہ کریں تو یہ ہماری خام خیالی ہے۔

کچھ لوگ بچھا کر کانٹوں کو گلشن کی توقع رکھتے ہیں
شعلوں کو ہوائیں دے دے کر ساون کی توقع رکھتے ہیں

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

دینی مدارس کو زکوٰۃ وعشر دینا؟

سوال: گزارش ہے کہ مورخہ 20-05-2014ء بروز منگل ہمارے پاس جماعۃ الدعوۃ تحصیل گوجرہ کے امیر بھائی تاج محمود صاحب تشریف لائے، ہم پندرہ بیس ساتھی موجود تھے۔ انھوں نے گندم کا عشر مجاہدین کے لیے مانگا، ہم نے کہا کہ ہمارے گاؤں کے مدرسہ کی تنظیم کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ گندم کا سارا عشر مدرسہ کو دیا جائے۔ جس پر انھوں نے کہا عشر اور زکوٰۃ دینی مدارس کو نہیں دینا چاہیے کیونکہ قرآن وسنت میں عشر وزکوٰۃ کے جو مصارف ہیں ان میں مدارس نہیں آتے جو شخص اپنی زکوٰۃ وعشر مدارس کو دیتا ہے وہ اپنا مال ضائع کرتا ہے کیونکہ مولویوں نے یہ سب کھانے پینے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے، عشر مجاہدین کا حق ہے۔ التماس ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں کہ جو زکوٰۃ وعشر وغیرہ آج تک ہم مدارس کو دیتے رہے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سائل: حاجی محمد اسماعیل گجر چک نمبر 155 گ۔ب چاہلاں تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

الجواب بعون الوہاب: قرآن مجید میں مندرجہ ذیل مصارف زکوٰۃ بتلائے گئے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۞ فقراء، مساکین، عاملین وہ لوگ جو زکوٰۃ وصول کرتے ہیں اور اس کا حساب وغیرہ کر لیتے ہوں یعنی وہ جو اسلام کی طرف مائل ہوں اور ان کی امداد کرنے پر اس کے دخول اسلام کی امید ہو یا ایسے نومسلم افراد جن پر خرچ کر کے انھیں اسلام پر مضبوط کیا جا سکتا ہے یا پھر وہ افراد جن کو امداد دینے کی صورت میں امید کی جا سکے کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے سے منع کریں گے، الرقاب: گردنیں آزاد کراتے ہیں، الغارمین یعنی مقروض شخص اس کی تین اقسام ہیں: (۱) ایسا شخص جو اپنے اہل وعیال کے جائز اخراجات پورے کرتا ہوا مقروض ہو گیا (۲) یا کسی نے کسی شخص کی ضمانت دی پھر وہ اس کا ذمہ دار قرار پایا (۳) یا ایسا انسان جو کاروبار میں خسارے کی وجہ سے مقروض ہو گیا۔ فی سبیل اللہ: اس مصرف میں صرف ایسے افراد شامل ہیں جو دنیا میں غلبہ اسلام کے لیے جہاد کرتے ہوں، ابن سبیل: یعنی مسافر اگر کوئی انسان مسافر ہو دوران سفر امداد کا مستحق ہو گیا ہو تو اس کو بھی مال زکوٰۃ دیا جا سکتا ہے خواہ وہ اپنے گھر میں صاحب حیثیت ہی ہو۔

(التوبہ: 60)

ان مصارف زکوٰۃ میں فی سبیل اللہ کو بھی مصرف زکوٰۃ بیان کیا گیا ہے۔ فی سبیل اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے بعض مفسرین نے اس سے عام مراد لے کر تمام کار خیر کو شامل کیا ہے لیکن صحیح اور درست یہی ہے کہ یہ عام نہیں بلکہ خاص ہے اس سے مراد اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ (تفسیر خازن ج 2 ص 375-376) اور لفظ جہاد اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہونے والی ہر کوشش پر بولا جاتا ہے، وہ کوشش تلوار کے ساتھ ہو یا زبان اور قلم کے ساتھ۔ جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ جو ہاتھ سے ان کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے جو زبان سے ان کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے جو دل سے ان کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اس کے بعد رائی برابر ایمان

نہیں۔(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان ج 1 جز 2 ص 23 رقم الحدیث: 50) اور اس حدیث مبارک کی بنا پر اشاعت اسلام پر خرچ کرنا بھی فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں داخل ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر صدقات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ صدقات ان فقراء کے لیے ہیں جنہوں نے خود کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے روک رکھا ہے۔ ابن عباسؓ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: هم اصحاب الصفة یعنی فقراء المهاجرين كانوا نحوا ربعمائة رجل لم يكن لهم بالمدينة مساكن ولا عشائر وكانوا يأوون الى صفة في المسجد يتعلمون القرآن بالليل یہ مہاجرین اصحاب صفہ تھے ان کی تعداد چار صد تھی، مدینہ منورہ میں ان کے مکان اور مال ومتاع نہیں تھا یہ مسجد نبوی کے صفہ مقام پر ٹھہرتے اور رات کو قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے یعنی اسی بنا پر یہ کوئی کاروبار نہیں کرتے تھے۔(تفسیر فتح البیان ج 1 ص 398 تفسیر خازن ج 1 ص 207)

صورت مسئولہ میں دینی مدارس کے طلباء کی تعلیم کے لیے زکوٰۃ وعشر دینا جائز ہے کیونکہ دینی مدارس بھی فی سبیل اللہ میں شامل ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی صدقات ان فقراء کے لیے بتلائے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں بند ہیں زمین پر تجارت وغیرہ نہیں کر سکتے کیونکہ سفر تجارت کرنے سے دین کا کام بند ہو جاتا ہے، اگر دینی مدارس کے طلباء بھی دوران تعلیم کسب معاش کے لیے نکلیں تو وہ دینی علم سے محروم ہو جائیں گے یا پھر ان میں رسوخ فی العلم پیدا نہیں ہوگا۔ فقط

ضرورت رشتہ

لڑکی ایم ایس سی کیمسٹری راجپوت بھٹی عمر 28 سال خوبصورت دیرت کے لیے اہلحدیث برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ اسی طرح ایک لڑکا لیکچرار گریڈ 18 ارائیں برادری کے لیے لیڈی ڈاکٹر یا لیکچرار لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔(رابطہ: قاضی خالد 0300-9476902)

دعائے مغفرت

گذشتہ دنوں جماعت اہل حدیث کے رہنما چوہدری منظور احمد کی والدہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک سیرت، خوش اخلاق اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ میں جماعت اہل حدیث کے امیر شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ، مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان، مولانا شکیل الرحمن ناصر سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پاکستان، مولانا شاہد محمود جانباز امیر جماعت اہلحدیث لاہور، مولانا بشیر احمد سلفی، مولانا عتیق الرحمن، حافظ محمد یونس عزیز کے علاوہ دیگر علماء نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کے ساتھ اجر عظیم سے بھی نوازے۔ آمین

(منجانب: شعبہ نشر واشاعت جماعت اہل حدیث لاہور)

ضرورت اساتذہ

مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ میں لائق محنتی، قابل، فاضل علوم اسلامیہ وعصریہ دو اساتذہ کرام کی ضرورت ہے جو عالیہ تک پڑھانے اور طلبہ میں بہتر نظم وضبط پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اپنے تعلیمی کوائف کے ساتھ درخواست ناظم مدرسہ کو ارسال کریں، فون نمبر بھی لکھیں تاکہ انٹرویو کے لیے بلانے میں آسانی ہوگی۔

ضرورت معاون ناظم

مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ میں ایک ایسے معاون ناظم کی ضرورت ہے جو تدریسی صلاحیت کے ساتھ ادارہ کے نظام تعلیم کو اچھے طریق پر چلا سکے۔ تعلیم کم از کم بی اے اور فاضل درس نظامی ہو، عمر 40 سال سے زائد نہ ہو۔ اپنے تعلیمی کوائف کے ساتھ درخواست ناظم مدرسہ کو ارسال کریں، فون نمبر بھی لکھیں۔

(منجانب: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ایم اے جناح روڈ اوکاڑہ 0312-4403173)

تفسیر سورۃ الاعراف

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر3)

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿١٣﴾ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾

"اللہ تعالیٰ نے اس (ابلیس) سے پوچھا کہ میں نے تجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا تو پھر کس بات نے تجھے سجدہ کرنے سے روک دیا؟ کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے ﴿١٢﴾ اللہ نے فرمایا: یہاں سے نیچے اُتر جا، تیرا حق نہ تھا کہ تو یہاں تکبر کرتا لہٰذا نکل جا تو ان لوگوں میں سے ہوگیا جنہیں رسوا ہو کر رہنا پڑتا ہے ﴿١٣﴾ ابلیس کہنے لگا اچھا پھر مجھے روز محشر تک مہلت دے دے ﴿١٤﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھے یہ مہلت دی جاتی ہے ﴿١٥﴾ ابلیس نے کہا تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے تو اب بھی میں تیری سیدھی راہ پر ان لوگوں کے لیے (گھات لگا کر) بیٹھوں گا ﴿١٦﴾ پھر انہیں (اولادِ آدم کو) آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے غرض ہر طرف سے گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ﴿١٧﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہاں سے نکل جا تو ٹھکرایا ہوا اور رسوا شدہ مخلوق ہے انسانوں میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا تیرے سمیت ان سب کو میں جہنم سے بھر دوں گا ﴿١٨﴾

مشکل الفاظ کے معانی:

طِینٍ	مٹی
فَاھْبِطْ	تو اُتر جا
الصّٰغِرِیْنَ	ذلیل ہونے والے
اَنْظِرْنِیْٓ	مجھے مہلت دے

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں فرشتوں کا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور ابلیس کی نافرمانی کا تذکرہ تھا اور ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کی حکم عدولی کا سبب بتلاتے ہوئے اس نافرمان (شیطان) کی ذلت اور رسوائی کو واضح دعیاں کیا ہے۔

التوضیح:

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿١٢﴾ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں درج ذیل تین مخلوقوں کا ذکر کیا ہے: (۱) فرشتے (۲) ابلیس (۳) انسان

ابلیس اور فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے جھکنے یعنی سجدہ ریز ہونے کا حکم دیا گیا تو اس وقت ابلیس فرشتوں میں موجود تھا اس لحاظ سے اسے بھی حکم سنتے ہی اس کی تعمیل کرنا ضروری تھی لیکن فرشتوں نے تو حکم باری تعالیٰ کی تعمیل کی مگر ابلیس نے نافرمانی کی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اُسے فرمایا: تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکے رکھا تو ابلیس نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ میں آدم علیہ السلام سے بہتر

ہوں۔ جب بہتر میں ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کو مجھے یہ حکم دینا ہی نہیں چاہیے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے، گویا کہ ابلیس نے ایک قیاس کے ذریعہ قطعی نص یعنی حکم الٰہی کو ماننے سے انکار کر دیا

قیاس اور اس کی ابتداء:

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے سب سے پہلے (نص قطعی کے مقابلہ میں) قیاس پر عمل کیا۔ (طبری ج8 ص173)

امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ابلیس نے ہی قیاس کیا اور اسی قیاس کی وجہ سے سورج اور چاند کی بھی پوجا کی گئی۔ (حوالہ مذکورہ)

قیاس

تعریف:

لغوی اعتبار سے قیاس کسی ایک چیز کو دوسری چیز سے ناپنے اور مقدار معلوم کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاحی طور پر فرع (ایسا مسئلہ جس کے متعلق کتاب وسنت میں حکم موجود نہ ہو) کو حکم میں اصل (ایسا حکم جو کتاب وسنت میں موجود ہو) کے ساتھ اس وجہ سے ملا دینا کہ ان دونوں کے درمیان علت مشترک ہے۔

(ارشاد الفحول ج2 ص89 الوجیز ص193)

جمہور علماء کے نزدیک قیاس حجت ہے جب اس میں اس کے ارکان اور شرائط کا خیال رکھا جائے۔

ارکان قیاس: ارکان قیاس چار ہیں:

(۱) اصل: ایسی جگہ جہاں شریعت سے ثابت حکم پایا جاتا ہو، مثلاً شراب، زنا، سود وغیرہ۔

(۲) فرع: ایسی چیز جسے اصل (کتاب وسنت) پر قیاس کر کے اس کا حکم معلوم کرنا مقصود ہو، مثلاً نبیذ وغیرہ۔

(۳) علت: اس سے مراد وہ وصف ہے جو اصل اور فرع کے درمیان مشترک ہو، جیسے نشہ وغیرہ۔

(۴) حکم: اس سے وہ شرعی حکم مراد ہے جو اصل میں موجود ہو اور اُسے فرع پر لاگو کرنا بھی مقصود ہو جیسے حرمت شراب وغیرہ۔

شرائط قیاس:

(۱) جس حکم کو فرع تک متعدی کرنا مقصود ہو وہ اصل میں نص (کتاب وسنت) سے ثابت ہو۔

(۲) اصل میں ثابت شدہ حکم متفق علیہ ہو مختلف فیہ نہ ہو۔

(۳) اصل میں موجود شرعی حکم سمجھ میں آنے والا ہو۔

(۴) اصل اور فرع میں مشترک علت ایسا وصف ہو کہ جس کا حواس خمسہ سے ادراک ممکن ہو۔

(۵) وہ وصف متعدی ہو اور فرع میں بھی مکمل طور پر پایا جائے۔

(۶) مشترک علت ایسی ہو جو زمان اور مکان کی تبدیلی سے تبدیل نہ ہو۔

(۷) فرع کے لیے پہلے سے کوئی شرعی نص موجود نہ ہو۔

(۸) فرع کے حکم اصل کے حکم کے مساوی ہو۔

(۹) قیاس اصل (کتاب وسنت) سے ثابت حکم کے خلاف نہ ہو۔

(۱۰) قیاس کے مقابلہ میں نص شرعی موجود نہ ہو کیونکہ صریح نص کے مقابلہ میں قیاس کرنا شرعاً درست نہیں۔ (ارشاد الفحول ج2 ص107)

قیاس کا حکم:

قیاس کرنا جائز ہے بشرطیکہ قیاس کرتے وقت اس کی حدود اور قیود کو پیش نظر رکھا جائے تاکہ وہ قیاس کتاب وسنت کے معارض نہ ہو۔ قرآن مجید میں ہے: **فاعتبروا یااولی الابصار** اے بصیرت رکھنے والو تم عبرت حاصل کرو۔ اس آیت میں لفظ **فاعتبروا** سے مراد یہ ہے کہ تم خود کو ان لوگوں پر قیاس کرو جن پر اللہ کا عذاب نازل ہوا، اگر تم بھی ان جیسے عمل کرو گے تو تم پر بھی اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے سیاہ بچہ جنا، اُس کے خاوند نے اسے اپنانے سے انکار کرتے ہوئے یہ معاملہ عدالت نبوی میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: کیا تیرے پاس اُونٹ ہیں اس نے کہا ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ان کے رنگ کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے ان کا رنگ سرخ بتلایا، آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ بھی موجود ہے اس نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے کہا شاید اُسے کوئی رگ کھینچ لائی ہو تو آپ نے فرمایا: شاید اس بچے کو بھی کوئی رگ ہی کھینچ لائی ہو (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الطلاق اذا عرض بنفی الولد ج 19 ص 174 رقم الحدیث: 5305 نسائی کتاب الطلاق باب اذا عرض بامرأته ص 540 رقم الحدیث: 3479) اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے رنگ مختلف ہونے کو اونٹوں کے رنگ مختلف ہونے پر قیاس کیا ہے۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿١٣﴾

آگ اور مٹی خواص کا تقابلی جائزہ:

ابلیس کا خیال یہ تھا کہ آگ مٹی سے بہتر و افضل ہے کیونکہ آگ بلندی کی جانب اُٹھتی ہے جبکہ مٹی بلندی سے پستی کی طرف گرتی ہے۔ آگ کی شکل اور رنگت تبدیل ہوتی رہتی ہے جبکہ مٹی کے اندر بذات خود تغیر و تبدل کی صلاحیت نہیں۔ آگ ہر چیز کو جلا کر رکھ دیتی ہے اور مٹی سے انواع و اقسام کے نباتات، پھل اور درخت جنم لیتے ہیں۔ مٹی کی طبیعت میں عاجزی اور آگ کی طبیعت میں سرکشی ہے۔ انہی وجوہ کی بنا پر ابلیس نے خود کو سیدنا آدم علیہ السلام سے افضل گمان کر کے نافرمانی اور سرکشی کی راہ اختیار کی اور رب کائنات کی بارگاہ سے راندہ درگاہ ہو کر ذلت اور رسوائی کی عبرتناک تصویر بن بیٹھا۔

ابلیس کے قصور:

ابلیس نے درحقیقت تین قصور کئے ہیں جو کہ اس کی ہلاکت کا سبب ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل سے اعراض (۲) فرشتوں کی جس جماعت کے ساتھ وہ رہتا تھا حکم باری تعالیٰ کی تعمیل کے وقت ان سے علیحدگی اختیار کرنا (۳) غلطی پر نادم ہونے کی بجائے تکبر کرنا۔ انھی تین بنیادی وجوہ کی بنا پر ابلیس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوئی اور تکبر کی بنا پر ہی ابلیس نے اپنے شرف و مقام کو کھو دیا، یہی حال (عذاب، لعنت) ہر متکبر اور غرور کرنے والے کا ہوگا۔ (جاری ہے)

ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس میں شرکت

مورخہ 4 جون کو صوبہ خیبر پختونخواہ مرکز جماعت اسلامی میں ملی یکجہتی کونسل کا صوبائی اجلاس منعقد ہوا جس میں نسیم اللہ خاں ایڈووکیٹ اور راقم الحروف کو خصوصی دعوت دی گئی تھی جبکہ نسیم اللہ صاحب تو کسی ضروری کام کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے لیکن میں اپنے دیگر ساتھیوں سمیت اجلاس میں شرکت کے لیے 10 بجے جماعت اسلامی کے مرکز پہنچا۔ جناب لیاقت بلوچ اور پروفیسر ابراہیم کو اپنا تعارف کروایا تو انھوں نے اھلا وسھلا مرحبا کہا اور کانفرنس حال میں پہنچے، اجلاس کی صدارت جناب لیاقت بلوچ نے کی۔

اجلاس کی کاروائی کا آغاز 10:30 بجے قاری عبدالسلام سلفی کی تلاوت سے ہوا۔ بعدازاں صوبائی صدارت کے لیے پروفیسر ابراہیم، نائب صدارت کے لیے جماعۃ الدعوۃ کے مسئول لیاقت علی، ڈپٹی جنرل سیکرٹری کے لیے تنظیم اسلامی سے میجر فتح محمد، سیکرٹری اطلاعات جماعت اسلام سے اسرار خان مقرر ہوئے اس کے بعد کمیشن کی تشکیل کی گئی تو مصالحتی کمیشن کے لیے میں نے نسیم اللہ خاں ایڈووکیٹ کا نام پیش کیا جس کو انھوں نے بخوشی منظور کیا۔ اتحاد اُمت کانفرنس ایبٹ آباد میں منعقد ہوگی جس کی میزبانی جماعت اسلامی کرے گی اور ڈیرہ اسماعیل خان کی کانفرنس کی میزبانی وحدالمسلمین کرے گی۔

تمام جماعتوں کے سربراہوں نے اجلاس سے خطاب کیا اور جماعت اہلحدیث کی نمائندگی کرتے ہوئے راقم نے کہا کہ اس کونسل کے قیام سے بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے کہ یہ تمام جماعتوں میں رابطہ کا موثر اور مضبوط ذریعہ ہے۔ تمام جماعتیں آپس میں مل بیٹھ کر تمام اختلافی مسائل حل کر سکتے ہیں اور جماعت اہل حدیث ملی یکجہتی کونسل کو اپنی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتی ہے۔ نماز ظہر کے وقت اجلاس اختتام پذیر ہوا اور آخر میں تمام جماعتی سربراہان کے لیے پُرتکلف ضیافت کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

(رپورٹ: محمد ادریس خلیل ناظم اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخواہ)

اهمیتِ نماز

محمد احسان الحق شاد ہاشمی

نماز کی اہمیت اس بات سے عیاں ہے کہ یہ تمام سابقہ امتوں پر بھی فرض تھی۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان صلوتی "بیشک میری نماز" کہہ کر اپنی دعا میں سب سے پہلے نماز کا ذکر فرمایا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں قرآن کہتا ہے: **و کان یأمر اهله بالصلوۃ و الزکوۃ** "اپنے اہل خانہ کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیا کرتے تھے۔" [مریم]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہلی وحی کے ساتھ ہی حکم ملا: **اقم الصلوۃ لذکری** "میرے ذکر کے لیے نماز پڑھا کرو" (طٰہٰ) ان کے ذریعے سے بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ اللہ سے مدد چاہو اور نماز پڑھو اور نماز میں اپنے اپنے گھروں کو قبلہ بناؤ (یہ بنی اسرائیل کی غلامی کا دور تھا، فرعون اجتماعی نماز میں آڑے آتا تھا گویا کہ اس نے دفعہ 144 لگا رکھی تھی)

حضرت زکریا علیہ السلام کے بارے میں قرآن کہتا ہے: **فنادته الملئکة و هو قائم یصلی فی المحراب** "وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے انہیں آواز دی (آل عمران) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدائش کے فوراً بعد کہا تھا: **و اوصانی بالصلوۃ** اور اس نے مجھے تادم زیست نماز کا حکم دیا ہے (مریم)

قرآن مجید میں 700 سے زائد مرتبہ نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کلمہ کے بعد متقین کی دوسری نشانی نماز ہے۔ نبی ﷺ نے امت کو جو آخری نصیحت فرمائی اس کے الفاظ یہ تھے **الصلوۃ الصلوۃ** "نماز نماز" (بخاری) نماز ہر زمانے میں ہر امت پر فرض رہی۔ نمازوں کی تعداد میں، اس کی رکعات کی تعداد میں، اوقات میں، طریقہ ادائیگی میں فرق ہو سکتا ہے مگر فرضیت میں کوئی اختلاف نہیں اور یہ اختلاف بلاوجہ نہیں تھا۔

یہود کو حکم ملا کہ گائے ذبح کرو، وہ کوئی بھی گائے پکڑ کر ذبح کر دیتے تو بآسانی حکم کی تعمیل ہو جاتی لیکن اس قربانی سے جان چھڑانے کے لئے سوالات کرنے لگے اور جوں جوں سوالات کرتے گئے خود ہی پھنستے چلے گئے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **فذبحوها و ما کادوا یفعلون** ذبح تو انہوں نے کی مگر کرنا نہیں چاہتے تھے۔ [البقرہ]

اہل اسلام اور اہل کتاب میں بنیادی فرق:

اسی طرح یہود کو جمعہ کے روز خصوصی عبادت کے لئے کہا گیا تو وہ بولے کہ جمعہ تو منحوس دن ہے ہم ہفتے کو کریں گے، اس پر اللہ نے حکم دیا کہ ہفتے کے روز طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک صرف عبادت ہی کرو گے، پھر جب وہ اس کی پابندی بھی نہ کر سکے تو اللہ کے عذاب نے ان کو آلیا۔

فرمایا: **ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لهم کونوا قردۃ خسئین** تم ان کو خوب جانتے ہو جنھوں نے (اپنے یوم عبادت) ہفتے کے دن میں زیادتی کی تو ہم نے انہیں ذلیل بندر بن جانے کا حکم دے دیا تھا (البقرہ) یونہی ان پر دو نمازیں فرض تھیں مگر ساتھ یہ پابندی بھی تھی کہ عبادت گاہ میں جا کر ادا کرو گے، ان کے برعکس امتِ مسلمہ نے کبھی کسی حکم کے سامنے لیت و لعل سے کام نہیں لیا اس لئے اللہ نے بھی خصوصی کرم فرمایا۔

جمعہ کے دن نماز جمعہ کے اوقات کے علاوہ کاروبار کی اجازت دی گئی، نماز کیلئے پوری زمین پاکیزہ قرار دی گئی۔ پانچ نمازیں فرض کی گئیں اور ساتھ یہ رعایت کی گئی کہ تم پانچ پڑھو، اجر پچاس کا ملے گا۔ نیز پوری زمین سجدہ گاہ قرار دے دی گئی۔

نماز کی فرضیت:

نماز شب معراج میں فرض ہوئی، یہ تحفۂ خداوندی تھا جو امت محمد یہ کو ملا ہے۔ مولانا روم مثنوی میں فرماتے ہیں کہ انسان کی مثال ترازو کی طرح ہے جس کے دو پلڑے ہوتے ہیں، اگر ایک پلڑے پر بوجھ ڈالا جائے تو وہ جھک جاتا ہے جب ترازو کا ایک پلڑا جھکتا ہے تو دوسرا اوپر کو اٹھ جاتا ہے، انسان بھی دو چیزوں کا مجموعہ ہے ایک روح اور دوسرا بدن جب جسم کو انسان جھکاتا ہے تو روح بلندیوں میں پرواز کرتی ہے۔ مولانا روم نے یہ بات

اس حدیث کے تناظر میں کی ہے جس میں ہے کہ انسان جب سجدہ کرتا تو اس وقت اللہ کے بہت قریب ہوتا ہے۔

نماز نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے:

آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے: قرۃ عینی فی الصلوۃ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (مشکوۃ) تو جو چاہتا ہے کہ روز قیامت اسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، وہ نماز کی پابندی کرے۔ اسی طرح فرمایا: نماز نور ہے۔

نماز گناہوں کا کفارہ ہے:

سردی کا موسم تھا، نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ جا رہے تھے، راستے میں ایک ایسے درخت کے پاس سے گزر ہوا جس کے پتے زرد ہو چکے تھے، آپ ﷺ نے اس کی شاخ کو پکڑ کر جھٹکا دیا تو اس کے سارے پتے جھڑ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب ایک بندہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں۔

اسی طرح آپ نے یہی مسئلہ سمجھانے کے لئے صحابہ سے پوچھا بتاؤ اگر کسی کے گھر کے دروازے کے آگے سے نہر بہتی ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ نے عرض کی بالکل نہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے جو شخص دن میں پانچ نمازیں پڑھتا ہے، تو گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح نہر میں پانچ مرتبہ نہانے والا میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے۔

ایک شخص نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا کہ حضور (ﷺ) مجھ سے گناہ ہو گیا ہے مجھے پاک کر دیجئے، آپ نے اپنا رخ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، وہ اس طرف سے آ گیا اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا، آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس شخص نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی نماز سے فراغت کے بعد وہ شخص پھر آپ کی خدمت میں وہی سوال لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو نے نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا پڑھی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے: اقم الصلوۃ طرفی النھار و زلفا من الیل ان الحسنات یذھبن السیئات ''دن کے دونوں کناروں پر اور رات کی گھڑیوں میں نماز ادا کر د بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں'' (الفجر) وہ شخص بولا: الی ھذا ''کیا یہ آیت صرف میرے لئے ہے'' نبی ﷺ نے فرمایا نہیں یہ میری ساری امت کے لئے ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ذلك ذکری للذٰکرین یہ نصیحت ہے تمام نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے (الفجر)

نماز گناہ پروف عمل ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ان الصلوۃ تنھی عن الفحشآء و المنکر نماز گناہوں اور بے حیائی سے روکتی ہے، آخر کیا وجہ ہے کہ ہم نماز بھی پڑھتے ہیں اور گناہ بھی کرتے ہیں۔ دراصل ہم نماز تو پڑھتے ہیں مگر اس کے تقاضے پورے نہیں کرتے۔ دیکھئے اگر بغیر وضو کے نماز پڑھیں تو کیا قبول ہو جائے گی؟ یقیناً نہیں ہو گی۔ اسی طرح اگر کپڑے پلید ہوں تو کیا قبول ہو جائے گی؟ نہیں۔ اگر بدن ناپاک ہو، کپڑے مال حرام کے ہوں، کھانا پینا حرام کا ہو تو پھر نماز کیسے قبول ہو گی؟ حدیث میں ہے: ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب ''اللہ پاک ہے اور پاکیزہ چیز کو پسند کرتا ہے'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص دور دراز کا سفر کر کے تھکا ماندہ، گرد آلود حالت میں آئے حدیث کے الفاظ ہیں: لم ذکر الرجل اشعث اغبر یمد یدیه یا رب یارب و مطعمه حرام و مشربه حرام و ملبسه حرام فانی یستجاب لذلك ''ایک شخص دور دراز سے بکھرے بالوں کے ساتھ مٹی سے اٹا ہوا آئے اور دونوں ہاتھ پھیلا کر اللہ کو پکار پکار کر اور گڑگڑا کر دعائیں مانگے مگر اس کا کھانا حرام کا ہو پینا حرام کا ہو، لباس حرام کا ہو، اس کے رگ و ریشے میں حرام رچ بس چکا ہو تو بتاؤ اللہ اس کی دعائیں کیسے قبول کرے گا؟ (صحیحین)

امت مسلمہ کی شناختی علامت:

روز قیامت نمازیوں کے وضوء کے اعضاء چمکتے ہوں گے، گویا وضوء مومن کی شناختی علامت ہے جس سے نبی ﷺ اپنی امت کو پہچانیں

گے لیکن جس نے نہ کبھی وضوء کیا نہ نماز پڑھی اسے آپ ﷺ کس طرح مومن سمجھیں گے۔ محشر میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولین پرسش نماز بود

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ایمان اور کفر کے مابین فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور کے منافقین (اندر سے کافر اور ظاہری طور پہ مومن) بھی نماز پڑھا کرتے تھے بلکہ اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے اور ادائیگی نماز میں منفرد نظر آنے کی غرض سے چال بازیاں بھی کیا کرتے تھے۔ مثلاً کام کے بہانے نماز کو موخر کر دینا اور پھر بھاگتے ہوئے مسجد کا رخ کرنا تا کہ مسلمان سمجھیں کہ اس بیچارے کو نماز کی بڑی فکر ہے تبھی بھاگا جا رہا ہے۔ ایسے ریاکار مسلمانوں کی دھوکہ دہی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں: و اذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی" جب نماز کو آتے ہیں تو کاہلی اور سستی کے مارے ہوئے آتے ہیں" یراءون الناس و لا یذکرون اللہ الا قلیلا" لوگوں کو دکھلاوا مقصود ہوتا ہے، اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں" احادیث کے مطابق جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں تو ایک دن اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائیں گے کہ جاؤ اور دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال کر لے آؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان تھا۔ ملائکہ دریافت کریں گے یا اللہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی پیشانی دوزخ کی آگ سے محفوظ ہوگی، اسکا کیا مطلب؟ مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ نماز نہیں چھوڑے گا۔

بے نماز کا انجام:

حدیث میں ہے: بیشک نماز کی حفاظت نہ کرنے والا شخص روز قیامت قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ قارون، فرعون اور ہامان کے بارے میں تو سب جانتے ہیں کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے بڑے کافر تھے جنھیں اللہ نے پکڑ کر نشان عبرت بنا دیا۔ یہ ابی بن خلف کون تھا؟ یہ وہ بدنصیب شخص تھا جو نبی ﷺ کے ہاتھوں قتل ہوا اور معلوم ہے کہ دو آدمیوں کی کبھی بھی بخشش نہیں ہوگی ایک وہ جس نے اللہ کے کسی نبی کو قتل کیا اور ایک وہ جو کسی نبی کے ہاتھوں قتل ہوا۔ جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا تھا کہ نماز کا حکم قرآن میں 700 مرتبہ آیا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو ایک مرتبہ نماز نہیں پڑھتا وہ 700 مرتبہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اسی لئے نماز نہ پڑھنا نا قابل معافی جرم ہے۔ قرآن میں ہے کہ روز قیامت مومن جنت میں باتیں کرتے کرتے اپنے ایک دوست کو یاد کر کے کہے گا انہ کان لی قرین " میرا ایک دوست ہوا کرتا تھا، اس سے پوچھا جائے گا کیا تو اسے دیکھنا چاہتا ہے، پھر پردہ اٹھایا جائے گا فراٰہ فی سواء الجحیم " وہ اسے جہنم کے درمیان میں پائے گا" حیران ہو کر اس سے پوچھے گا ما سلککم فی سقر "تمہیں کونسا جرم یہاں لے آیا" جواب ملے گا لم نک من المصلین "ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے"

ایک سوال اور اس کا جواب:

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کو عبادت کی کیا ضرورت تھی جبکہ فرشتے اور دیگر بے شمار مخلوقات اس کی عبادت کر رہی ہیں؟ جواب یہ ہے وہ مخلوق تو عبادت کی پابند ہے، انہیں تو گناہ کا راستہ معلوم ہی نہیں۔ مزہ تو تب ہے کہ سب کچھ اختیار ہونے کے باوجود بندہ، اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کمی نہ چھوڑے۔ ایک مثال کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، کہتے ہیں کہ پرانے زمانے میں ایک بادشاہ نے اپنی بلی کو یوں سدھایا کہ رات کو جب لکھنے لگتا تو بلی حاضر ہو کر، سر جھکا کر کھڑی ہو جاتی۔ بادشاہ اس کے سر پر موم بتی رکھ لیتا اور کام کرتا۔ ایک دن بادشاہ نے اپنے ایک وزیر سے کہا دیکھو یہ بلی میری کتنی فرمانبردار ہے کہ سر تو کیا، کان بھی نہیں ہلاتی، وزیر نے کہا کہ بادشاہ سلامت اجازت ہو تو میں اس کا امتحان لے لوں بادشاہ نے اجازت دے دی۔ اگلے دن وزیر ایک تھیلے میں چوہا پکڑ کر لے آیا اور عین اس وقت جب بلی سر جھکائے جلتی ہوئی موم بتی اٹھائے کھڑی تھی، وزیر نے چوہے کا سر اس کے سامنے کیا، بلی کے منہ میں پانی بھر آیا، مگر کھڑی رہی، اب وزیر نے چوہے کو آہستہ سے چھوڑ دیا، جونہی چوہا بھاگا بلی نے جھٹ چھلانگ لگائی، بھاگ کر چوہے کو دبوچ لیا، موم بتی

گر گئی، کاغذات جل گئے۔ وزیر نے کہا بادشاہ سلامت مزہ تو تب تھا کہ اب بھی بلی آپ کی فرمانبرداری کرتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسے نافرمانی کا موقع نہیں ملا تھا۔ بھائیو، دیگر مخلوق کو تو صرف ایک ہی راہ دکھلائی گئی ہے اس لئے ان کے لئے صرف یہی دنیا ہے جبکہ انسان اور جنات کو دونوں راستے دکھلائے گئے ہیں۔ اب مزہ تو تب ہے کہ موقع پا کر بھی ہم تقویٰ والی راہ اختیار کریں، دوزخ یا بہشت کا انتخاب اب ہمارے اوپر چھوڑ دیا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اس قدر اعلیٰ وارفع مقام کیوں ملا؟ اس لئے کہ موقع ملنے کے باوجود وہ گناہ سے باز رہے۔

درسِ نماز:

(۱) نماز بھائی چارہ اور اخوت کا درس دیتی ہے۔ یہ صرف رکوع وسجود کا نام نہیں بلکہ ایک نظام کا نام ہے جب تک اس نظام کو مکمل طور پر نہیں اپنائیں گے، نماز کا حق ادا نہیں ہوگا اور جب اس کا حق ادا نہیں ہوگا تو اثر کیا خاک دکھلائے گی؟ یہی وجہ ہے کہ آج لوگ نماز پڑھنے کے باوجود گناہوں سے نہیں بچتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ دیکھا کہ ایک شخص غائب ہے، اگلی نماز پہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد مجھے مل کر جانا، وہ حاضر خدمت ہوا، آپ ﷺ نے پوچھا تم نماز کے بعد کیوں فوراً غائب ہو جاتے ہو، وہ بولا "حضور میرے گھر میں ایک ہی کپڑا ہے جو میں اب اوڑھ کر آیا ہوں اور میری بیوی اس وقت گھر کرے کے ایک کونے میں بیٹھی ہے، میں یہاں سے فارغ ہو کر گھر جاتا ہوں، اندر جا کر کونے میں بیٹھ جاتا ہوں اور کپڑا بیوی کی طرف پھینک دیتا ہوں وہ اسے اوڑھ کر نماز پڑھتی ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر فرمایا: اے اللہ تیری زمین پر ایسے لوگ بھی آباد ہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت آنے پر اس کی بھرپور مدد فرمائی۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور پوچھا وہ شخص جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا مجھے دکھائی نہیں دیتا (کیوں پوچھا تھا؟ اس لئے کہ غیب نہیں جانتے تھے) آپ کو بتایا گیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ رات کو اسے ہم نے دفن کر دیا، رات کے وقت ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو، پھر آپ نے وہاں جا کر اس کی نماز جنازہ پڑھی اور دعائے مغفرت فرمائی۔ معلوم ہوا کہ نماز جنازہ قبرستان میں جائز ہے۔ یاد رہے کہ نماز پنجگانہ قبرستان میں پڑھنی منع ہے کیونکہ اس میں رکوع وسجود بھی ہیں تاکہ کہیں یہود سے مشابہت نہ ہو جو قبروں کو سجدے کیا کرتے تھے۔

(۳) نماز امیر، غریب، بادشاہ، غلام، کالے، گورے، طاقتور اور کمزور کا فرق مٹا دینے والی چیز ہے۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

(۴) نماز انسانیت کو اس کا مقام یاد کراتی ہے کہ اگر تجھ سے کوئی مرتبے میں بڑا ہے تو وہ ہے جو تمام کائنات کا خالق ہے اگر تو اس کے علاوہ کسی اور کے آگے جھکا تو تو نے اللہ کی وحدانیت کا انکار کیا۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بے نماز کو مشرک قرار دیتے ہوئے فرمایا: اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین "نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو" اب اگر انسان اپنے جیسے انسان کے آگے جھکا تو درحقیقت اس نے توحید باری تعالیٰ کا انکار کیا۔

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جو غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

(۵) نماز وقت کی پابندی کا درس دیتی ہے۔ ایک امام کی اقتداء میں اس کے اشاروں پر نماز ادا کرنا مقامِ امامت کی وضاحت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ امام کی مخالفت (رکوع سجود میں اس سے پہل کرنا) منع ہی نہیں بلکہ اس پر وعید بھی ہے۔ طہارت کو نماز کی بنیاد قرار دے کر معاشرے کو ہر قسم کے ناسور کے خلاف سرگرم عمل ہونے کا سبق بھی دیا گیا ہے۔ جسم اپنا صاف، بیماریوں سے خود محفوظ، نماز ایک مکمل جسمانی ورزش بھی ہے، گویا دنیاوی فوائد و مقاصد کے علاوہ اور اللہ کی رضا اس پر مستزاد، اسے کہتے ہیں ثوابِ دارین۔

□□□

اسلام میں سنت کا مقام

ملک عبدالرشید عراقی

قسط نمبر 5 آخری

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی حفظ اللہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ قرآن، سنت اور اجماع کے ذریعہ یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور امر ونواہی میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اس امت پر کسی کی اطاعت کو فرض قرار نہیں دیا۔ اس لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمت کے سب سے افضل انسان تھے) وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب تک اللہ کی اطاعت کروں تو تم لوگ میری اطاعت کرو اور اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو تم لوگ میری اطاعت نہ کرو۔

تمام علمائے اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی اور معصوم نہیں ہے۔ اسی لیے بہت سے آئمہ کرام نے فرمایا ہے کہ: سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر آدمی کی کوئی بات لی جائے گی اور کوئی چھوڑی جائے گی۔ یہی وجہ تھی کہ فقہی مذاہب کے چاروں اماموں نے لوگوں کو ہر بات میں اپنی تقلید سے منع فرمایا تھا۔ (تیسیر الرحمان لبیان القرآن ج 1 ص 273)

حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ:

اگر رسول کی اطاعت صرف احکام تک محدود ہے جو قرآن مجید میں صاف صاف موجود ہے تو پھر واطیعوا الرسول کی آیت کا کوئی مفہوم ہی نہیں رہتا جبکہ یہ آیت چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسول کی اطاعت بھی ایک مستقل امر ہے۔ بیسیوں آیات میں اطاعت رسول کا حکم دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہی ہے کہ اس کی براہ راست اطاعت کرنا بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔ اس لحاظ سے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتا۔

(ترجمان السنہ ج 1 ص 147)

کتابتِ حدیث:

منکرین حدیث کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی کتابت سے منع فرمایا تھا اور اس سلسلہ میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں **ومن کتب شیئا غیر القرآن فلیمحہ** اور جس نے قرآن مجید کے علاوہ کچھ اور لکھا ہے وہ اسے مٹادے۔ (صحیح مسلم)

علمائے اسلام فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس لیے دیا تھا کہ قرآن مجید کے ساتھ کسی اور چیز کی آمیزش نہ ہوجائے۔ جو لوگ اس بات کا پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ حدیث کی کتابت دورِ رسالت میں نہیں ہوئی یہ ایک تاریخی جھوٹ ہے۔ حدیث کی کتابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہوئی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت حدیث کا حکم بھی دیا ہے۔ حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **الا لیبلغ الشاھد الغائب** "جو لوگ حاضر ہیں وہ غیر حاضر لوگوں کو یہی حدیثیں پہنچادیں" اسی کا نام روایت حدیث ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مشہور خطبہ جو آپ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے متعلق سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوشاہ یمنی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

درخواست کی کہ یہ خطبہ میرے لیے لکھوایا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ یہ خطبہ ابوشاہ کو لکھ کر دیا جائے چنانچہ یہ خطبہ ابوشاہ کو لکھ کر اس کے حوالہ کیا گیا۔ (سنن ابی داود باب کتابۃ العلم)

- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں بعض صحابہ کرامؓ نے احادیث کے مجموعے بھی مرتب کیے۔ مثلاً

کتاب الصادقہ:

یہ مجموعہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہ کر مرتب کیا تھا۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ مجموعہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر لکھا تھا۔ (سنن دارمی ص 68)

کتاب عمرو بن حزم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنن و فرائض اور دیت وغیرہ کے مسائل لکھوا کر عمرو بن حزم صحابی کے ذریعہ اہل یمن کے پاس بھیجے تھے۔ (الترغیب والترہیب مترجم 1 ص 166)

کتاب الصادقہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں زکوۃ کے موضوع پر ایک کتاب لکھوائی تھی جو مکمل ہو چکی تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو عاملوں کے پاس بھیجنے سے پہلے رحلت فرما گئے۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی زندگی بھر اس پر عمل کیا اور حضرت عمر فاروقؓ نے بھی آخر زندگی تک اس پر عمل کیا۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج 1 ص 71)

صحابہ کرامؓ میں حضرت علی بن ابی طالبؓ، انس بن مالکؓ، وائل بن حجرؓ، جابر بن عبداللہؓ، سعد بن عبادہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ نے احادیث کے مجموعے مرتب کیے۔ تابعین میں حضرت ابوہریرہؓ کے شاگرد ہمام بن منبہ (جو یمن کے رہنے والے تھے) حضرت ابوہریرہؓ کی خدمت میں رہ کر احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا۔ یہ مجموعہ صحیفہ ہمام بن منبہ کے نام سے مشہور ہے اور مسند امام احمد بن حنبل میں تمام کا تمام شامل ہے۔ یہ صحیفہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی کی تحقیق، تخریج، تنقیح سے حیدر آباد دکن سے شائع ہو چکا ہے اور اس کا اردو ترجمہ کراچی سے شائع ہو چکا ہے، مترجم کا نام جناب رشید اللہ یعقوب ہے۔

تدوین حدیث:

پہلی صدی ہجری کے اختتام تک اسلام عرب سے باہر عجم کے بہت سے ملکوں پر حکمران تھا۔ لوگ بکثرت دین اسلام میں داخل ہو رہے تھے، نئے نئے مسائل اور نئے حالات سے مسلمانوں کو سابقہ تھا۔ اس وقت فوری ضرورت تھی کہ حدیث وسنت کے سرمایہ کو جو صحابہ کرام اور تابعین عظام سے منتقل ہوتا چلا آ رہا تھا مدون کیا جائے اور جو علم محدثین کرام کے سینوں اور منتشر صحیفوں میں تھا محفوظ کیا جائے۔ ادھر وہ مبارک ہستیاں جنھوں نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے احادیث سنی تھیں یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کے وجود سے بزم عالم خالی ہو رہی تھیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سن 99ھ میں منصب خلافت پر فائز ہوئے۔ جن کی ذات سر تا پا اسلام کا اعجاز تھی اور اللہ تعالی کی قدرت کاملہ کی ایک نشانی تھی۔ انھوں نے دیکھا کہ روافض، خوارج اور قدریہ وغیرہ نئے فرقے سر اٹھا رہے ہیں جو دین اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں اس لیے ضرورت ہے کہ حدیث وسنت کی باقاعدہ تدوین کی جائے۔ چنانچہ انھوں نے قاضی ابوبکر بن حزم انصاری (م 120ھ) جو کہ بہت بلند پایہ محدث تھے اور اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے ان کو حدیث کی تدوین کی طرف توجہ دلائی اور ان کو لکھا: انظر کان من حدیث رسول اللہ ﷺ فاکتبہ لی فانی خفت دروس العلم وذھاب العلماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کچھ حدیثیں تم کو ملیں ان کو تحریری شکل میں لے آؤ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ علم مٹ جائے گا اور علماء رخصت ہو جائیں گے۔ (صحیح بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم)

گورنر مدینہ کے علاوہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنی حکومت

کے دوسرے گورنروں کے نام بھی سرکلر جاری کیا۔ حافظ ابونعیم اصبہانی اپنی کتاب تاریخ اصبہان میں لکھتے ہیں: کتب عمر بن عبدالعزیز الی الافاق انظروا حدیث رسول ﷺ فاجمعوہ عمر بن عبدالعزیز نے دور دور ملکوں کو یہ حکم بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو تلاش کر کے جمع کرو۔ (مقدمہ تعلیق الممجد ص14)

چنانچہ تمام گورنروں اور علمائے کرام نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے اس فرمان کی تعمیل کی۔ حافظ ابن عبدالبر قرطبی نے اپنی کتاب جامع بیان العلم وفضلہ میں امام ابن شعیب زہریؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: امرنا عمر بن عبدالعزیز بجمع السنن فکتبناھا دفترا دفترا فبعث الی کل ارض لہ علیھا سلطان دفترا ہم کو عمر بن عبدالعزیز نے سنن کے جمع کرنے کا حکم دیا ہم نے دفتر کے دفتر لکھ ڈالے، پھر انھوں نے ہر اس زمین کو جہاں ان کی حکومت تھی ایک دفتر بھیج دیا۔

منکرین حدیث کی طرف سے یہ اعتراض کہ حدیث کی تدوین کا کام زمانہ نبوی کے ڈیڑھ سال بعد ہوا۔ ان کا یہ اعتراض مخالفت برائے مخالفت کے اصول پر مبنی ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی (م1953ء) اپنے ایک مکتوب بنام مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کے اس فقرے کے معنی کہ حدیث کی تدوین ہجرت کے ڈیڑھ سو سال بعد ہوئی، اس کا مقصد یہ ہے کہ تصنیف وتالیف اور کتاب کی حیثیت میں۔ ورنہ محض تحریر کو کتابت کی حیثیت سے زمانہ نبوی ہی میں اس کی جمع وتحریر کا آغاز ہو چکا تھا۔

(مکتوبات سلیمانی ص122 مکتوب نمبر81)

مولانا محمد اسحاق سندیلوی سابق استاد وتفسیر ندوۃ العلماء لکھنو مصنف کتاب "اسلام کا سیاسی نظام" اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں: تحقیق یہ ہے کہ تدوین حدیث کا کام خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے شروع ہو چکا تھا۔ خلفائے راشدین کے دور میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور کوئی زمانہ بھی ایسا نہیں گزرا جس میں یہ سلسلہ کلیۃً منقطع ہو گیا ہو۔ (ماہنامہ الفرقان لکھنو، ذیقعدہ1375ھ ص37)

مولانا عبدالسلام ندوی (م 1956ء) سابق رفیق دارالمصنفین اعظم گڑھ لکھتے ہیں: صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں فن حدیث مدون ہو چکا تھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انھی اجزاء کو ایک مجموعے کی شکل میں جمع کیا۔ (اسوۂ صحابہ ج2 ص310) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا کام کتابت حدیث کا آغاز کرنا نہیں تھا بلکہ تحریری اور زبانی روایات کو تلاش کر کے تمام ممالک اسلامیہ کے حدیثی ذخیرہ کو یکجا جمع کرنا تھا اور تدوین حدیث کا جو کام اب تک انفرادی اور شخصی طور پر ہو رہا تھا اس کو قومی اور ملی پیمانے پر کرنا آپ کا مقصد تھا۔

کثیر الروایات صحابہ کرامؓ

نمبر شمار	اسمائے صحابہ کرامؓ	سن وفات	عمر	تعداد روایات
1	حضرت ابوہریرہؓ	59ھ	78 سال	5347
2	حضرت عبداللہ بن عباسؓ	68ھ	71 سال	2660
3	حضرت عائشہ صدیقہؓ	73ھ	67 سال	2210
4	حضرت عبداللہ بن عمرؓ	73ھ	64 سال	1630
5	حضرت جابر بن عبداللہؓ	78ھ	94 سال	1560
6	حضرت انس بن مالکؓ	93ھ	103 سال	1286

تحقیقی مقالہ نمازمیں رفع یدین

مولانا احمد علی سیف، وہاڑی

قسط نمبر 2

حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی رفع یدین کرتے تھے:

(7) فقال عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ صلیت خلف ابی بکر الصدیق وکان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوة واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع وقال ابوبکر رضی اللہ عنہ صلیت خلف رسول اللہ ﷺ فکان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوة واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع رواتہ ثقات "حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے فرمایا میں نے ابوبکر صدیقؓ کی اقتداء میں نماز ادا کی پس آپ جب نماز شروع کرتے رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔" (سنن الکبری للبیھقی ج2ص73)

حضرت عمر فاروقؓ سے رفع یدین کا ثبوت:

(8) عن ابن عمر عن عمر عن النبی ﷺ وابن عمر عن النبی ﷺ فان ابن عمر رای النبی ﷺ فعلہ ورای اباہ فعلہ ورواہ عن النبی ﷺ "حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا اور اپنے باپ عمرؓ کو بھی رفع یدین کرتے دیکھا ہے۔" (سنن الکبری للبیھقی کتاب الصلوۃ ج2ص108)

حضرت علیؓ سے رفع یدین کا ثبوت:

(9) عن علی رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا قام الی الصلوة کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذالک اذا قضی قراءتہ واراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلاتہ وھو جالس فاذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذالک وکبر "حضرت علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے اور کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور جب قراءت ختم کر کے رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو اسی طرح کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح ہاتھ بلند کرتے اور جب آپ بیٹھے ہوتے تو ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے اور جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو رفع یدین کرتے اور تکبیر (اللہ اکبر) کہتے تھے۔" (ترمذی ج1ص180)

خلفاء اربعہ کا رفع یدین پر اتفاق:

(10) قال وسمعت اباعبداللہ الحافظ یقول لا یعلم سنة اتفق علی روایتھا عن النبی ﷺ الخلفاء الاربعہ ثم العشرة فمن بعدھم من اکابر الصحابة علی تفرقھم فی البلاد الشاسعة غیر ھذہ السنة "انھوں نے فرمایا میں نے ابوعبداللہ حافظ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رفع یدین کی سنت کے سوا کوئی سنت معلوم نہیں کہ خلفاء اربعہ اور عشرہ مبشرہ اور اکابر صحابہ نے مختلف شہروں میں دور دراز رہنے کے باوجود اس کی روایت پر اتفاق کیا ہو" (التعلیق المغنی حاشیہ دارقطنی ج1ص296)

دس صحابہ کا رفع یدین پر اتفاق:

(11) محمد بن عمرو بن عطاء حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے بیان کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے سنا اور وہ دس صحابہ میں سے تھے ان میں ایک ابوقتادہؓ تھے انھوں نے فرمایا میں تم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو زیادہ جانتا ہوں انھوں نے کہا کہ تو ہم سے پہلے ایمان والا نہیں اور نہ ہی زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والا تھا۔ انھوں نے

کہاہاں، انھوں نے کہا نماز پیش کرو، اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو رفع یدین کرتے (کندھوں کے برابر تک) پھر اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہوجاتے حتیٰ کہ ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی پھر زمین پر سجدہ کے لیے جھکتے، پھر اللہ اکبر کہتے پھر اپنے رانوں کو بغلوں سے دور رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں کھولتے پھر بائیں پاؤں کو بچھا دیتے اور اس پر بیٹھتے پھر برابر ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی پھر اٹھتے پھر اسی طرح کرتے جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا یہاں تک کہ دو رکعتوں سے اٹھتے اور رفع یدین کرتے ،ایک حدیث میں ہے انھوں نے کہا کہ تم نے درست بیان کیا ہے۔(شرح معانی الآثار ج 1ص 153 ترمذی ص 67 دارمی ص 255 ج 1 ابوداود ج 1ص 106)

عدم رفع یدین پر استدلال والی روایات:

(12) نماز میں رفع یدین نہ کرنے کے متعلق دو حدیثیں اکثر دوست بیان کرتے ہیں۔ ایک حدیث مسلم شریف سے وہ رفع یدین کے بارہ میں نہیں ہے وہ تو سلام پھیرنے کے متعلق ہے جس کی وضاحت اسی حدیث میں ہے:

عن جابر بن سمرة ﷺ قال كنا اذا صلينا مع رسول الله ﷺ قلنا السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله واشار بيده الى الجانبين فقال رسول الله ﷺ على ما تومون بأيديكم كأنها اذناب خيل شمس انما يكفي احدكم ان يضع يده على فخذه ثم يسلم على اخيه من على يمينه وشماله" حضرت جابر بن سمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے ہم اسلام علیکم ورحمۃ اللہ ،اسلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ دونوں طرف سے اشارہ کرتے ،پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہاتھ سے اشارہ کیوں کرتے ہو؟ گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں بیشک تمھارے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھا رہنے دے پھر اپنے بھائی پر سلام کہے جو دائیں ہے اور جو بائیں ہے"۔(مسلم ج1ص 180)

یہ حدیث چونکہ سلام پھیرنے کے متعلق ہے اس لیے امام مسلم نے اس حدیث کو تشہد کے بیان میں لکھا ہے اور کسی محدث نے یہ حدیث رفع یدین کے باب میں نہیں لکھی لہٰذا اس حدیث سے رفع یدین کے منسوخ ہونے کا استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔امام ترمذیؒ نے رفع یدین نہ کرنے کے بارہ میں ایک حدیث نقل کی ہے اور اس پر جرح بھی نقل کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ:حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے آپ نے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کی پھر نہیں کی،امام ترمذی نے لکھا ہے کہ جناب عبداللہ بن مبارک جو امام بخاریؒ کے بھی اُستاذ ہیں انھوں نے فرمایا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی رفع یدین نہ کرنے کی حدیث ثابت نہیں ہے۔(ترمذی ج1ص 64)

دیگر کتب احادیث میں جتنی روایات بھی رفع یدین نہ کرنے کی منقول ہیں وہ تمام مجروح ہیں۔اسی لیے علامہ عبدالحی حنفی لکھتے ہیں کہ ترک رفع یدین کا بیان ایسا ہے کہ محدثین نے سند کے ساتھ احادیث کی کتابوں میں نہیں پایا۔(حاشیہ موطا امام محمد ص 89) (جاری ہے)

ماہانہ اجلاس

جماعت اہلحدیث لاہور کا ماہانہ اجلاس لاہور کے مرکزی کے دفتر 16-06-2014 بروز سوموار بعد نماز مغرب زیر صدارت مولانا شاہد محمود جانباز امیر جماعت اہلحدیث لاہور منعقد ہوا۔اجلاس میں ماہ رمضان المبارک میں دروس القرآن والحدیث کے انعقاد کے حوالہ گفتگو کرتے ہوئے مولانا شاہد محمود جانباز نے کہا کہ تمام کارکنان اپنے اپنے ٹاؤنز میں دروس القرآن کروانے کا خصوصی اہتمام کریں کیونکہ اس سے عوام الناس کے عقائد و اعمال کی اصلاح ہوگی اور جماعتی نظم بھی مضبوط تھا۔علاوہ ازیں مولانا شکیل الرحمن ناصر،حافظ عبدالوحید روپڑی، مولانا عبدالغفار احسن، حافظ محمد سعید عمران، حافظ عبدالرحمن، حافظ عبدالحنان، مولانا محمد نواز ساجد، حافظ یونس عزیز، حافظ کامران صدیقی، وقار عظیم بھٹی و دیگر کارکنان نے شرکت کی۔(منجانب:شعبہ نشر واشاعت جماعت اہلحدیث لاہور)

مولانا محمد یوسف راجووالوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عنایت اللہ امین (مدرس دارالحدیث راجووال)

قسط نمبر 4

دارالحدیث راجووال کی متنازعہ دوکان جس کا کیس عرصہ دراز تک چلتا رہا، اہل علم جانتے ہیں مولانا صاحب کے لیے یہ دور بڑا ابتلاء کا دور تھا۔ فریق مخالف نے مولانا صاحب کے خلاف بڑے قانونی وسیاسی ہتھکنڈے استعمال کیے لیکن مولانا صاحب نے صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیشہ صلح کا ہاتھ بڑھایا۔ اس کیس میں جماعتی دوست حاجی بشیر احمد، اس کا بیٹا منیر احمد، مولانا کا پوتا عبدالماجد بن عبداللہ سلیم مرحوم داماد قاری عبیداللہ احسن کھڈیاں قاری محمود قاسم مدرس جامعہ ہذا (وفات 2013ء) کچھ عرصہ ساہیوال جیل میں رہے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ نے مولانا صاحب کی دعا قبول کی کہ 37 سال بعد 2014ء میں یہ نزاع تمام پذیر ہوا۔ فریق مخالف نے بعوض پونے چار لاکھ مدرسہ کے حق میں بیان دے دیئے۔ اس میں مقامی جماعت سے حاجی غلام اللہ، حاجی محمد بن حاجی احمد دین مرحوم، حاجی محمد علی جوہر کا بڑا کردار ہے، اس کثیر رقم کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا، دو حصے مقامی جماعت اور ایک حصہ بعد مدرسہ ادا کیا گیا اس میں مولانا کا کوئی ذاتی مفاد نہ تھا محض جماعتی خدمت تھی۔

ابتدائے زمانہ راجووال مولانا غلام اللہ (وفات 1994ء) اور اُن کی ہمشیرہ کی کفالت اور شادی کا اہتمام جس کی تفصیل بھٹی صاحب کی قافلہ حدیث ص 546 میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اس طرح محمد شعیب بن لعل دین مرحوم ساکن راجووال ایک قتل کے کیس میں ساہیوال کی جیل میں کئی سال محبوس رہا اس کی رہائی کی دعا کے ساتھ ساتھ تعاون بھی کیا اور کئی بار جیل میں ملاقات کے لیے بھی گئے جو ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا پر عمل تھا اور الحمدللہ 2006ء میں یہ صاحب بری ہو گئے تھے۔

جماعتی اعزاز:

1997ء میں جامعہ محمدیہ شیخوپورہ میں مولانا محمد حسین شیخوپوری (وفات 2005ء) نے مولانا کی زیر صدارت تقسیم اسناد کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں مولانا نے بڑے شیوخ کی موجودگی میں خطبہ صدارت پڑھا اور فارغ التحصیل ہونے والے طلباء میں سندیں بھی تقسیم کیں۔

2008ء میں علوم اسلامیہ کے عظیم مرکز جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور کی سالانہ ''تقریب بخاری شریف واہلحدیث'' کانفرنس کے موقعہ پر شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ نے فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی مولانا صاحب اور مؤرخ اہلحدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی سے کروائی مگر ان کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی نے ان کی دستار بندی کی۔

2003ء میں چونیاں شہر کے بلدیہ حال میں تقریب رونمائی بسلسلہ تالیف ''تذکرہ الابرار'' ڈاکٹر عبدالغفور راشد مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب منعقد کی گئی۔ جس میں صدر مجلس مولانا تھے اور مہمان خصوصی خورشید احمد قصوری وزیر خارجہ اور وزیر سردار حسن اختر موکل (وفات 2008ء) ممتاز سکالر پروفیسر عبدالجبار شاکر (وفات 2009ء) حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور علمیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان تھے۔ اسی طرح 2003ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی تعمیر نو میں خصوصی دعوت دی گئی اور اس شاندار تقریب میں جماعت کے بڑے مفکر، دانشور، زعماء، علماء مدعو تھے۔

2009ء میں اوکاڑہ شہر میں ایک جماعتی بزرگ حاجی

عبدالجبار گھی والے نے پلاٹ تیار کیا تو اس نے بطور دعاء بزرگ علماء کو دعوت دی۔ مولانا صاحب کے ساتھ شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی، شیخ المحدث مولانا عتیق اللہ سلفی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی، مولانا عبداللہ بوریوالہ (وفات 2012ء) مولانا معین الدین لکھوی (وفات 2011ء) ودیگر احباب جماعت مدعو تھے۔ میزبان نے پرتکلف ضیافت وخدمت کی۔ اسی طرح حلقہ احباب اکثر جنازہ ونکاح کے لیے مولانا صاحب کو دعوت دیتے تو مولانا صاحب ایسے موقع پر تبلیغ کرتے اور ساتھ مترجم قرآن مولانا عبدالستار محدث دہلوی (وفات 1966ء) اور نماز نبوی مولانا محمد شفیع مسکین تحفہ میں دیتے۔ اولاد نرینہ سے محروم کئی لوگ دعا کروانے کی غرض سے حاضر ہوتے تو آپ دعا کر دیتے۔ اکثر لوگوں کو بارش کا پانی، شہد اور زمزم کا پانی دم کر کے دیتے۔

کچھ دعائیں اللہ تعالیٰ نے فوراً قبول فرمائیں، مثلاً راجووال کا رہائشی محمد عبداللہ ڈرائیور، مولانا صاحب اکثر اس کے ساتھ سفر کرتے وہ اولاد سے محروم تھا۔ ایک دن سفر میں کہنے لگا باباجی میرے لیے اولاد کی دعا کردیں مولانا صاحب نے دعا فرمائی تو اللہ رب العزت نے انھیں اپنے فضل وکرم سے (2009ء) ایک بیٹا عطا کیا۔ پروفیسر محبوب عالم برادر حافظ عبدالغفور آزمتی جو کہ راجووال میں دونوں میاں بیوی گورنمنٹ ملازم ہیں اور مولانا محمد یحییٰ محمدی مدرس دارالحدیث راجووال اور مولانا صاحب کے چھوٹے داماد قاری عبدالباقی کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں اولاد نرینہ عطا فرما دی ہے۔ 2005ء میں مرکز الاصلاح گوجرانوالہ میں درس بخاری شریف، جماعت کے بزرگ عالم دین استاذ العلماء حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ مدیر مرکز الاصلاح کی دعوت پر تقریب افتتاح بخاری میں صحیح بخاری کی پہلی حدیث پر درس ارشاد فرمایا جس میں اعمال اور نیت اور وحی الٰہی پر سیر حاصل بحث کی اس پروگرام میں اول تا آخر خدمت کا فریضہ مولانا محمد رفیق زاہد مدرس جامعہ ہذا نے سرانجام دیا تھا۔

راجووال میں مولانا کا تبلیغی سلسلہ:

بصحت سردیوں میں صبح درس قرآن، گرمیوں میں عصر کے بعد درس حدیث میں مولانا نے مشکوۃ شریف دو تین دفعہ مکمل کی۔ بایں وجہ اکثر لوگ بدعات سے تائب ہو کر متبع توحید وسنت اور معاملات رشتے ناطے دینی بنیادوں پر کرتے تھے۔ راقم الحروف کی شادی بھی مولانا کی رغبت سے راجووال میں انہی بنیادوں پر ہوئی اور مزید کئی مثالیں ہیں۔

مولانا کا عملی معمول:

یومیہ تلاوت قرآن پاک تین پارے، سورۃ کہف جمعہ کے دن تا صحت سورۃ نوح کی آخری آیت رب اغفرلی بعد از صبح صادق قبل از طلوع سورج 100 مرتبہ لاالہ الا اللہ درود شریف کا ورد کثرت سے کرتے تھے۔

آخری عمر کا عمل:

بوجہ نظر تدریسی سلسلہ منقطع ہو گیا تھا تاہم مولانا صاحب کو بڑا فکر اور صدمہ رہتا کہ جو کام ساری زندگی کیا ہے اب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ سے محروم ہوں جبکہ پڑھنا پڑھانا حضرت کی روحانی خوراک تھی۔ چنانچہ 2010ء میں سابق شاگرد حاجی محمد علی جوہر نے مولانا کی رغبت پر تعلیمی ذوق پورا کیا۔ حاجی صاحب نے صحیح بخاری ترجمہ مولانا داؤد راز کی مستقل قراءت کی، حاجی صاحب پڑھتے جاتے اور مولانا توجہ سے سنتے اور اہم مقام کی وضاحت کر دیتے اس طرح تدریسی شوق پورا کیا۔ مکمل بخاری شریف کی قراءت وسماعت کی اور فارغ وقت میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔

مولانا کے روحانی نسخہ جات:

(۱) اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اسباب پر اعتماد شرک ہے لیکن اسباب اختیار کرنا سنت ہے۔ حصول اولاد کے لیے سورۃ مریم کی تلاوت دونوں میاں بیوی کریں صبح وشام (۲) سورۃ فاتحہ اکیس مرتبہ پڑھ کر اکتالیس دن خود کو دم کریں (۳) دونوں میاں بیوی یومیہ ہزار مرتبہ استغفار نوے دن پڑھیں (۴) گم شدہ چیز کے لیے نوے دن یومیہ ہزار مرتبہ استغفار اور سورۃ لقمان کی آیت نمبر 16 یعنی انہا اکتالیس دن پڑھیں۔

(جاری ہے)

کیا اُستاذ کی تعظیم کے بغیر ترقی ممکن ہے؟

طاہر علی صارم، متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور

اگر تاریخ کے چہرے سے پردہ سرکائیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ استاذ کی تکریم وتعظیم کے بغیر ترقی کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ آپ حالات کے تناظر میں نظر دوڑائیں تو آپ کو یہ معاشرہ ذہین وفطین لوگوں سے بھرا پڑا نظر آئے گا۔ کہیں سائنسدان ہیں تو کہیں ڈاکٹروں کا ہجوم، کہیں انجینئر نظر آتے ہیں تو دوسری طرف علماء اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر کفر وشرک کی دیواری زمین بوس کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر میں فلاسفروں کی طرف نظر دوڑاتا ہوں تو مجھے فقہاء عظام کی ایک لمبی قطار اور گروہ اپنے کام میں مصروف عمل نظر آتا ہے اور میری خوشی دوچند ہو جاتی ہے لیکن اچانک میں چونک جاتا ہوں کہ آخر یہ اس درجے پر، اس مقام اعلیٰ و رفعت پر کیسے پہنچے؟

بالآخر میری نظر بے اختیار اس کے والدین کی طرف اُٹھ جاتی ہے کہ اس کی تعمیر وترقی میں واضح کردار اس کے والدین کا ہو سکتا ہے لیکن اس بات پر میرا ضمیر مکمل مطمئن نہیں ہوتا، میری تشنگی ابھی باقی تھی تو میں نے سوچا کہ شائد اس ڈاکٹر، پروفیسر، انجینئر کی ترقی میں کردار اس کی سوسائٹی اور معاشرے کا ہو سکتا ہے تو میں وہاں سے بھی نامراد لوٹا، میرے اندر قلق و اضطراب کا ایک سمندر موجزن تھا تو اچانک میرا تخیل اس کے استاذ کی طرف اٹھ جاتا ہے تو ارسطو کا یہ جملہ میرے ذہن کی دیواروں سے ٹکراتا ہے کہ سکندر اپنے استاذ ارسطو سے پوچھتا ہے کہ استاذ کا کیا مقام ہے تو ارسطو نے کہا ایک بچے کو ماں باپ آسمان سے زمین پر لے آتے ہیں لیکن استاذ ایک ایسی عظیم اور نایاب چیز ہے جو اس بچے کی تعلیم وتربیت کر کے اس کو زمین سے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے۔

قارئین کرام: اگر ایک عالم کو اپنی خطابت کا جوہر دکھاتے دیکھو تو ذرا تھوڑا سا پیچھے جا کر اس کے استاذ کی اس میں شامل محنت اور دعائیں دیکھو، اگر ایک فلاسفر کو معاشرے میں نئی نئی تھیوریز پیش کرتے دیکھو تو ایک نظر اس کے استاذ کی طرف بھی دیکھ لینا، اگر ایک ڈاکٹر کو لوگوں کو موت کی وادیوں سے نکالتے دیکھو تو ذرا محسوس کرنا کہ اس کے پیچھے اس کے استاذ کا کتنا ہاتھ ہے، اگر ایک انجینئر کو معاشرے میں سہولیات بہم پہنچاتے دیکھو تو ذرا اس کے استاذ کو بھی اچھے لفظوں سے یاد کر لینا۔

قصہ مختصر کہ کوئی بھی فیلڈ آف لائف کے انسان کو اپنے فیلڈ میں جوہر دکھاتے دیکھو تو ذرا اس کے استاذ کی طرف بھی دیکھ لو کہ اس کی تربیت میں اس کے استاذ کا کتنا کردار ہے کہ کوئی آدمی اس بات سے مفر نہیں ہو سکتا کہ میری اس کامیابی میں، میری اس ذہانت میں میرے استاذ کا کردار کوئی نہیں۔ ایسا کوئی بھی نہیں ہو سکتا جو نفی میں جواب دے۔ اگر میں کتاب زریں کی ورق گردانی کرتا ہوں تو آپ ﷺ کے وہ خوبصورت الفاظ میرے سینے میں جاگزیں ہو جاتے ہیں کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق وفی روایۃ صالح الاخلاق

آیئے آگے بڑھیے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وہ فرمان بھی بڑی اچھی طرح یاد ہے کہ جس میں آپؓ نے فرمایا تھا: ''جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھایا وہ میرا استاذ ہے''

یہ بات ممکن ہی نہیں کہ کوئی سٹوڈنٹ یہ کہے کہ میں استاذ کی تکریم بھی نہ کروں اور ترقی کے زینے پر فائز ہو جاؤں، میں استاذ کی عزت بھی نہ کروں اور کامیابی وکامرانی میرے قدم چومے۔ تاریخ میں ایسے لوگوں کا نام حرف غلط کی طرح مٹا دیا جاتا ہے جو استاذ کی یکسر عزت نہیں کرتے۔ ہمیشہ تاریخ میں ایسے لوگوں کو یاد رکھا جاتا ہے جو استاذ کی جوتیاں اٹھانے میں فخر محسوس کرتے ہیں جو استاذ کی خدمت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتے ہیں۔

یہ استاذ ہی تو ہوتا ہے جس کو اسلام باپ کا درجہ دیتا ہے، یہ استاذ ہی ہوتا ہے جسے معمار قوم کہا جاتا ہے، یہ استاذ ہی تو ہوتا ہے جو تہذیب و تمدن کے خوبصورت اصول ہم پر آشکار کرتا ہے۔ یہ استاذ ہی تو ہوتا ہے جو ہمیں گفتگو کے خوبصورت گر سکھاتا ہے، جو ہمیں اچھے برے کی تمیز سکھاتا ہے، جو معاشرے میں زندہ رہنے کے اصول بتاتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ استاذ کرتا ہے تو وہ اتنا حق بھی نہیں رکھتا کہ اس کی عزت و تکریم کی جائے؟ اس کی بات پر لبیک کہا جائے؟ اس کی ہر بات کو سینے سے لگایا جائے؟ اس کی نصیحت پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے عمل کیا جائے؟ لیکن آج کے طالب علم کا کردار اس کے بالکل برعکس ہے۔

اُستاذ طالب علم کی شخصیت کی تکمیل کرتا اور اسے حقائق سے آگاہ کرتا ہے۔ اس کے اخلاق، کردار اور رویے کی اصلاح کرتا ہے اور نصاب تعلیم سے ہٹ کر اس کی تربیت میں اپنا کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اُستاذ نہ صرف متعلمین کو کتابی علم بہم پہنچاتا ہے بلکہ وہ طالب علم کو زندگی میں رفعتوں اور کامرانیوں سے ہمکنار ہونے کے اصول وضوابط سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ تعلیمی عمل کی کامیابی کا دارومدار اُستاذ کی ہی مرہون منت ہے کیونکہ اُستاذ طالب علم کے لیے ایک مثالی شخصیت ہے۔ یاد رکھیں اُستاذ کی قابلیت، شفقت، محبت اور لگن سے ہی طالب علم کی زندگی میں انقلاب آتا ہے، اگر اُستاذ بد اخلاق اور علم وعمل سے خالی ہو تو ایسے اُستاد کے شاگرد کبھی قوم کے معمار نہیں بن سکتے اس لیے اساتذہ کرام کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے بلند و بالا مقام و مرتبہ کے پیش نظر محنت و یکسوئی سے طلبا کی تعلیم و تربیت کا خصوصی طور پر اہتمام کریں کیونکہ اگر اُستاذ فن تدریس میں ماہر ہو تو ہی تعلیمی عمل میں حقیقی روح پھونک سکتا ہے۔ اساتذہ اس انداز سے طلباء کی تربیت کریں کہ کل کو وہی طلباء ملک وملت کے معمار ثابت ہوں۔

بقیہ درس حدیث

یہ تھی اہل اسلام کے درمیان قائم کی گئی محبت اور مواخات دنیا جس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جب معاشرہ میں ایسے اقدامات پائے جائیں گے تو ہر ایک اپنی ذات سے دوسرے کی خدمت کو ترجیح دیتے ہوئے اس کی ضروریات کا خیال رکھے گا تو ایک مثالی معاشرہ قائم ہو جائے گا، ایسے معاشرہ کے افراد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب بن جاتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے متعلق فرمایا تھا: اَلْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ انصار سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور ان سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا، جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اُن سے بغض رکھے گا۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب المناقب الانصار باب حب الانصار ج 15 ص 70 رقم الحدیث: 3783) اگر ہر فرد یہ کوشش کرے کہ اس سے ایسے افعال سرزد ہوں جو انسان کو خالق حقیقی کا مقرب بنا دیں تو ایسے طرز عمل سے ایک ایسے مثالی معاشرہ کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے جس میں ہر شخص اپنی ذات اور اپنی حاجات سے اپنے دوسرے بھائیوں کی ذات اور خواہشات کو مقدم کرتے ہوئے وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ کا مصداق بن جائے گا۔

دعائے صحت کی پُرزور اپیل

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور کے سابقہ منیجر محترم شہادت طور اور محترم قاری فیاض احمد مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور کی والدہ محترمہ اور نوید احمد بھٹی کے والد محترم ان دنوں علیل ہیں قارئین کرام تہہ دل سے اور خصوصی اوقات میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین (دعا گو: وقار عظیم بھٹی میر محمدی)

اظہار تعزیت

ہم قاری فیاض احمد کی ہمشیرہ کی وفات پر ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

(شریک غم: جماعت اہلحدیث لاہور)

الرحمہ انسٹی ٹیوٹ

حافظ عبدالعظیم اسد (مدیر الرحمہ انسٹیٹیوٹ)

معیاری تعلیمی ادارے بنانے کا خواہشمند تو ہر کوئی ہوتا ہے لیکن اسے عملی جامہ پہنانے والے بہت کم نظر آتے ہیں۔ علوم اسلامیہ (درس نظامی) کی تعلیم کے لیے بہت سے ادارے محنت کر رہے ہیں، جب کہ عصری علوم کے لیے بھی ایک سے بڑھ کر ایک ادارہ موجود ہے۔ لیکن بیک وقت علوم اسلامیہ اور علوم عصریہ کی یکساں معیاری تعلیم کے ادارے خال خال دکھائی دیتے ہیں، جہاں سے زیورِ علم سے آراستہ، باشعور اور باصلاحیت نوجوان تیار ہوتے ہوں۔ اُمتِ مسلمہ کی بالعموم اور اہلِ پاکستان کی بالخصوص اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے 2010ء میں سنٹرل پنجاب کے ضلع ننکانہ کے تاریخی قصبے واربرٹن میں "الرحمہ انسٹی ٹیوٹ" کا قیام عمل میں آیا۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ

الرحمہ انسٹی ٹیوٹ کا مقصد:

الرحمہ انسٹی ٹیوٹ اسلامی وعصری علوم کا حسین امتزاج ہے۔ یہ ایک بورڈنگ سکول سسٹم ہے جو معیاری تعلیمی وتربیتی کارکردگی کے حوالے سے الحمدللہ پاکستان کا ایک ممتاز ادارہ بنتا جا رہا ہے۔ اس کا منہج ومقصد حقیقی عملی مسلمان، اللہ کے دین کے سچے پیامبر، ریسرچ سکالرز، داعی حضرات، مبلغین اور اصلاحِ اُمت کا درد رکھنے والے رہنما تیار کرنا ہے۔

اَہداف:

الرحمہ انسٹی ٹیوٹ کا تعلیمی دورانیہ سات سال پر محیط ہے جس میں درس نظامی اور لاہور بورڈ کے تحت میٹرک، ایف۔ اے، نیز پنجاب یونیورسٹی اور اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے تحت ہائر ایجوکیشن کے لیے بیچلر (بی۔ اے) اور ماسٹر ڈگری (ایم۔ اے) تک ریگولر تعلیم کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

انتظامی تشکیل:

الرحمہ انسٹی ٹیوٹ، الرحمہ ٹرسٹ پاکستان کا ذیلی تعلیمی ادارہ ہے جبکہ الرحمہ ٹرسٹ کے زیر انتظام راولپنڈی میں یتیم بچیوں کی کفالت کے لیے الرحمہ بورڈنگ سکول اور فیصل آباد میں الرحمہ فری ڈسپنسری اور الرحمہ سلائی ٹریننگ سنٹر بھی مصروف عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ الرحمہ ٹرسٹ کے سرپرست اعلیٰ: محترم عبدالمالک مجاہد صاحب (مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام انٹرنیشنل) صدر: محترم محمد آصف، سیکرٹری جنرل: محترم قاری زکاء اللہ سلیم اور ان کے معاونین کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

تعلیمی نظام:

الرحمہ انسٹی ٹیوٹ ابھی تک اپنی عمر کی چار بہاریں دیکھ چکا ہے علوم اسلامیہ کی کلاس درجہ خاصہ تک اور علوم عصریہ کی کلاس تھرڈ ائیر تک پہنچ چکی ہے۔ الرحمہ انسٹی ٹیوٹ کی ابتدائی ان پانچ کلاسوں میں 90 سے زائد طلبہ حصول علم میں مصروف ہیں اور یہ تمام طلبا اقامتی ہیں۔

طلبہ کا یومیہ شیڈول:

تمام طلبہ کو اذان فجر سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل نماز تہجد کے لیے بیدار کیا جاتا ہے، بعد ازاں نماز فجر، درس قرآن اور تلاوت قرآن کی جاتی ہے اس کے بعد ورزش کرائی جاتی ہے، پھر دو گھنٹے علوم عصریہ کی کلاس ہوتی ہے، بعد ازاں 45 منٹ غسل، یونیفارم کی تبدیلی اور ناشتے کے ہوتے ہیں 15 منٹ اسمبلی کے لیے مختص ہیں جس میں تلاوت، حمد، نصیحت اور طلبہ کی جنرل حاضری ہوتی ہے، اس کے بعد علوم اسلامیہ کی کلاسز شروع ہو جاتی ہیں۔ موسم گرما میں یہ کلاسز نماز ظہر تک ہوتی ہیں اور نماز ظہر کے بعد دوپہر کا کھانا اور نماز عصر تک قیلولہ کا وقت ہوتا ہے جبکہ موسم سرما میں علوم اسلامیہ کی

کلاسز نماز عصر تک جاری رہتی ہیں۔ نماز عصر کے بعد ایک گھنٹہ علوم عصریہ کا ہوم ورک اور اس کے بعد نماز مغرب تک طلبہ کا کھیل کا وقت ہوتا ہے جس میں طلبہ اساتذہ کی نگرانی میں والی بال، فٹ بال، اور کرکٹ کے کھیل کھیلتے ہیں، نماز مغرب کے بعد طلبہ شام کا کھانا کھاتے ہیں اور 10:30 بجے تک طلبہ علوم اسلامیہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ دوران مطالعہ علوم اسلامیہ کے دو استاد طلبہ میں موجود ہوتے ہیں تاکہ طلبہ مطالعہ میں رہنمائی حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ الرحمہ انسٹی ٹیوٹ کو طلبہ کی تعلیم وتربیت کے لیے ہائی کوالیفائیڈ اساتذہ کی ٹیم میسر ہے۔ علوم اسلامیہ کے لیے تفسیر وحدیث، فقہ اور عربی گرامر کے ماہر اور تجربہ کار 10 اساتذہ اور علوم عصریہ کے لیے بی ایڈ، ایم ایڈ اور ایم اے انگلش 16 اساتذہ ہمہ تن مصروف عمل ہیں جن کی شبانہ روز محنت سے ادارہ تعلیمی معیار حاصل کر رہا ہے۔

ماہانہ ٹیسٹ اور امتحانی نظام:

الحمد للہ الرحمہ انسٹی ٹیوٹ کا امتحانی نظام انتہائی مضبوط اور منظم ہے۔ اس میں علوم اسلامیہ اور علوم عصریہ کا باقاعدہ ماہانہ ٹیسٹ لیا جاتا ہے، پھر اس کے رزلٹ پر ماہانہ میٹنگ میں بحث کی جاتی ہے۔ اگر طلبہ میں کسی قسم کی کمزوری سامنے آئے تو اسے دور کرنے کا لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ششماہی اور سالانہ امتحانات کے لیے نامور جامعات کے ماہر اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ تمام مضامین کا تحریری امتحان لیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر اور احادیث کی کتب کے ساتھ ساتھ عربی زبان وادب کے مضمون کا تقریری امتحان بھی لیا جاتا ہے، تاکہ طالب علموں میں تحریر اور تقریر دونوں قسم کی مہارت پیدا کی جائے۔ ہر طالب علم کے لیے تقریری امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔ کسی بھی مضمون میں کامیابی کے لیے 50 فیصد نمبرز حاصل کرنا ضروری ہے جبکہ ممتاز درجہ حاصل کرنے کے لیے 90 فیصد نمبرز مقرر کیے گئے ہیں۔

داخلہ:

الرحمہ انسٹی ٹیوٹ میں حکومتی نظام تعلیم کے مطابق سال میں صرف ایک مرتبہ اپریل کے آغاز میں داخلہ ہوتا ہے، اس میں کم از کم مڈل پاس طلبہ کو انٹری ٹیسٹ کی بنیاد پر داخلہ دیا جاتا ہے، ہر امیدوار کا انٹری ٹیسٹ اس کی سابقہ تعلیم (حفظ، مڈل، میٹرک وغیرہ) کے مطابق لیا جاتا ہے اور میرٹ پر پورا اترنے والے امیدوار ہی کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

خصوصیات:

(۱) طلبہ کی شخصیت سازی کے لیے 24 گھنٹے کا مرتب ٹائم ٹیبل (۲) اساتذہ وکرام کی ہمہ وقت علمی سرپرستی اور عملی رہنمائی (۳) عربی اور انگلش بول چال کے لیے سمعی وبصری لینگویج لیب (۴) جدید کمپیوٹر لیب (۵) عربی، اردو اور انگریزی کتب پر مشتمل وسیع لائبریری (۶) شہری شور وشغب سے الگ تھلگ پرسکون اور پرفضا ماحول (۷) ماہرین تعلیم، شیوخ الحدیث اور یونیورسٹیز کے پروفیسرز کے لیکچرز سے استفادے کے مواقع (8) تقریری وتحریری مقابلے، مباحثے (۹) مطالعاتی وتفریحی ٹوورز (۱۰) حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق تین وقت معیاری کھانا (۱۱) صبح کے وقت ورزش اور عصر کے بعد مختلف کھیلوں کا انعقاد۔

سہولیات:

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کے بعد انتظامیہ کی کاوشوں سے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق الرحمہ انسٹی ٹیوٹ طلبہ کو تمام ضروری سہولیات دینے میں بھی مستعد ہے۔ الرحمہ انسٹی ٹیوٹ درج ذیل سہولیات کا حامل ادارہ ہے۔

جامع مسجد دارالسلام:

رئیس الجامعہ محترم عبدالمالک مجاہد صاحب کے قریبی دوست جناب رضی نقیہ صاحب نے اپنی والدہ محترمہ کے صدقہ جاریہ کے لیے الرحمہ انسٹیٹیوٹ میں "جامع مسجد دارالسلام" کے نام سے نہایت خوبصورت مسجد 2011ء میں تعمیر کروائی ہے جہاں پنج وقتہ نماز وجمعہ کے علاوہ سیمینارز اور طلبہ کے مابین مباحثے اور مقابلے کروائے جاتے ہیں۔

مولانا محمد سلیم کیلانی کمپلیکس:

کسی بھی تعلیمی ادارے کے معیاری نتائج حاصل کرنے کے لیے اچھی ٹیم کے ساتھ اچھا ماحول فراہم کرنا نہایت ضروری ہے۔ علاقہ

وار برٹن میں آج سے ایک صدی قبل دعوت دین کا بیج بونے والے خادم قرآن حافظ عبدالٰہی کیلانی کے فرزند ارجمند خادم سنت مولانا محمد سلیم کیلانی کی دختر نیک، مولانا عبدالمالک مجاہد کی اہلیہ محترمہ حافظہ عیسیٰ فردوس صاحبہ نے اپنے والدین کریمین کے صدقہ جاریہ کے لیے حال ہی کمپلیکس میں مولانا محمد سلیم کیلانی تعمیر کرایا ہے۔ جزاهم الله احسن الجزاء في الدنيا والاخرة. امين

اس خوبصورت کمپلیکس کا افتتاح رئیس الجامعہ نے 20 دسمبر 2013ء کو کیا۔ یہ ایک وسیع وعریض ایجوکیشنل کمپلیکس ہے جس میں طلبہ کو شاندار تعلیمی ماحول اور [illegible] گئیں اور اساتذہ کو بھی تدریسی عمل میں راحت ملی۔ تاہم ہر سال بڑھتی ہوئی کلاسز اور طلبہ کی تعداد میں مسلسل اضافہ مزید ایک بلاک کا تقاضا کرتی ہے۔ توسیع کے لیے مشرقی اور شمالی سمت مزید زمین درکار ہے۔ اس منصوبے میں مسجد کی توسیع، طلبہ کے مزید کلاس رومز اور رہائشی بلاک کی تعمیر شامل ہے۔ وباللہ التوفیق

فلٹریشن پلانٹ:

اچھی صحت کے لیے صاف شفاف پانی کی فراہمی انتہائی ضروری ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ملک شوکت علی (کالیکی منڈی، حافظ آباد) کے تعاون سے کھارے پانی میٹھا کرنے والا جدید ترین آٹو فلٹریشن پلانٹ لگوایا گیا ہے جس سے طلبہ اور عوام یکساں طور پر مستفید ہو رہے ہیں۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

چلر پلانٹ:

موسم گرما میں ٹھنڈا پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ وار برٹن ہی کے رہائشی چند احباب خیر نے اپنے والد محترم کے صدقہ جاریہ کے لیے چلر پلانٹ لگوایا ہے تاکہ شدید گرم موسم میں طلبہ کو ٹھنڈا پانی میسر آ سکے۔

جنریٹر: بجلی کی بندش کی صورت میں جنریٹر اور UPS کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کے تعلیمی تسلسل میں خلل واقع نہ ہو۔

روشنی جنرل ہسپتال: الرحمہ انسٹی ٹیوٹ سے متصل دارالسلام ٹرسٹ کے زیر انتظام "روشنی جنرل ہسپتال" غریب عوام کی فلاح و بہبود کے لیے 2008ء سے شاندار خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ روشنی فری ڈسپنسری کے ذریعے سے اب تک 25 ہزار سے زائد مریضوں کا فری علاج کیا جا چکا ہے، اس جدید ہسپتال میں جنرل او پی ڈی گائنی سیکشن، آئی سیکشن، لیبارٹری، ایکسرے، ڈینٹل کلینک، ایمرجنسی، فارمیسی جیسی میڈیکل سہولیات میسر ہیں۔ علاقہ بھر سے روزانہ سیکڑوں لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ الرحمہ انسٹی ٹیوٹ کے طلبہ کا بھی یہاں پر فری میڈیکل چیک اپ اور علاج کیا جاتا ہے

الرحمہ انسٹیٹیوٹ کی توسیع: الرحمہ انسٹیٹیوٹ میں فراہم کی جانے والی مثالی تعلیم و تربیت کے آئندہ نسلوں پر ثمر آور اثرات اور نونہالان قوم کی خداداد صلاحیتوں کو درست سمت لگانے کے لیے، نیز اسی منصوبے کو جامعیت دینے اور مزید نتیجہ خیز بنانے کی غرض سے الرحمہ ٹرسٹ نے وار برٹن کے مضافات میں آٹھ ایکڑ زمین خریدی ہے جس میں یتیم بچوں اور بچیوں کیلئے علیحدہ علیحدہ بورڈنگ سکولز، سٹاف اکاموڈیشن اور مسجد شامل ہونگے۔ اس منصوبے کا آغاز "الرحمہ بورڈنگ سکول، گرلز کیمپس" کی تعمیر سے کیا جا رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں اپنے خاص بندوں کے ذریعے سے ہماری مدد فرمائے گا۔ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

جنت میں گھر بنائیں

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

"جو اللہ کیلئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے"

مناواں جی ٹی روڈ لاہور کے بالکل قریب جماعت اہلحدیث اور حاجی نذیر احمد کی زیر نگرانی دو کنال کے وسیع وعریض رقبہ میں مسجد تعمیر کی جاری ہے، چھت پر لینٹر پڑ چکا ہے اب اینٹ بجری، ریت، سیمنٹ کی اشد ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات وخواتین سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ مسجد کی تعمیرات میں دل کھول کر عطیات دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

[منجانب: نعیم احمد 0321-9794129_0345-7656730]

توحید

ازقلم: ابوطلحہ بن ثناء اللہ مجاہد کمی والا

پانچ ارکان میں پہلا رکن توحید کا	سب انبیاء کی بعثت کا مقصد توحید تھا
تمام انبیاء آتے رہے آکے جاتے رہے	نہ بدلا مسئلہ توحید، جوں کا توں رہا
اقوام کو انبیاء نے سمجھائی توحید	نہیں تھا پتہ جن کو توحید ہے کیا
اک کا اثبات سب کا انکار	سب انبیاء نے اپنی اپنی اقوام سے کہا
اسی مسئلہ توحید کا کرتے ہوئے پرچار	سب کے سب انبیاء نے بڑا ہی دکھ سہا
دیکھ توحید میں انبیاء کی تکالیف کو	پتھر بھی گواہ ہیں جن پہ ان کا خون بہا
دیکھنا چاہتا ہے تو اگر قربانیوں کو	اوراق احادیث کا مطالعہ تو کر ذرا
توحید پہ جس کا ہو گیا کامل یقین	ڈرا وہ اللہ ہی سے اہل شرک سے نہ ڈرا
مقدم جانا اس نے ہر شے پہ توحید کو	جو راہ ہدایت کا مسافر توحید پہ چلا
کفر سے ڈر جائے جو موحد نہ کہلائے وہ	بہت پیٹا امیہ نے مگر بلالؓ نہ بدلا
دیکھ انبیاء کو صحابہ کو اولیاء کو	جو حقیقت میں توحید کا حق کر گئے ادا
اٹھ مجاہدؔ تو بھی جذبے سے ہو کے سرشار	اپنے اسلاف کے اس مشن کو آگے بڑھا

اظہار تشکر

راقم الحروف اپنے اُن تمام بھائیوں کا شکر گزار ہے جنھوں نے میری ہمشیرہ کی وفات پر نماز جنازہ میں شرکت کر کے یا ٹیلی فون پر اظہار تعزیت کیا ہے۔ بالخصوص اپنے اُستاد محترم مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ کا جنھوں نے اپنی گوناں گو مصروفیات سے قیمتی وقت نکالا اور مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (منجانب: قاری فیاض احمد مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور)

دعائے مغفرت کی اپیل

موت ایک اٹل حقیقت ہے جس سے کسی بھی انسان کو مفر نہیں اور یہ وہ قانون الٰہی ہے جس سے نہ انبیاء علیہم السلام، نہ اولیائے کرام اور نہ شاہ و گدی مستثنیٰ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کل نفس ذائقة الموت۔ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اسی طرح گذشتہ دنوں ہمارے اُستاد محترم قاری فیاض احمد صاحب کی ہمشیرہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نرم مزاج، پابند صوم وصلوٰۃ، نیک سیرت اور خوش اخلاق تھیں۔ ہم تمام قارئین کرام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مرحومہ کی بخشش ومغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(دعا گو: طلباء جامعہ اہلحدیث لاہور)

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف: جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد للہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ کرام تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ: حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑی، رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی (تاسیس اول 1914ء شیر روپڑ ضلع انبالہ۔ تجدید تاسیس: 1914ء لاہور)

شعبہ جات: جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے: (1) تحفیظ القرآن الکریم (2) درس نظامی (3) وفاق المدارس السلفیہ (4) دارالافتاء (5) تصنیف وتالیف (6) فن مناظرہ (7) دعوت والارشاد (8) کمپیوٹر لیب (9) طب اور اس کے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے کے مواقع: جامعہ اہلحدیث کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع

وظائف: ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت ایک کروڑ دس لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال مکمل ہو چکے ہیں، جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے جس کا تخمینہ تقریباً 180 لاکھ روپے ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اس لیے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 7-0286-0107066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور، پاکستان

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی | ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور 0300-9476230/042-37656730